جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
والعصر ○ ان الانسان لفی خسر ○

اپریل ۲۰۰۰ء

محرم ۱۴۲۱ھ

پشاور
پاکستان

العصر

ماہنامہ

مدیر مسئول
مفتی غلام الرحمن

جامعہ عثمانیہ

نوتھیہ روڈ پشاور

توابل الادم

بنوں برانڈ ٹریڈ مارک
معیار میں اعلیٰ

۱۶ سولہ اجزاء مجموعہ

بنوں
سالن مصالحہ

مرچ سُرخ، دھنیا، ہلدی، لہسن، میتھی، زیرہ، کالی مرچ
دارچینی، جلوتری، الائچی کلاں، امچور، انار دانہ، تیزپت
جائفل، لونگ، اور ٹماٹر پاؤڈر

تیار کردہ:۔ حاجی مقبول الرحمٰن، شاقیاز خان

گل آباد کالونی دلہ زاک روڈ پشاور۔ پاکستان

جامعہ عثمانیہ پشاور کا ترجمان

ماہنامہ العصر پشاور

مجلس مشاورت
مولانا حسین احمد
مفتی نجم الرحمٰن

قانونی مشیر
جناب نثار خان ایڈووکیٹ

جلد نمبر 6 شمارہ نمبر 4

اپریل ۲۰۰۰ء محرم ۱۴۲۱ھ

...نمبر ۱۲۰۹ پشاور صدر — صوبہ سرحد پاکستان

...سرپرستی حضرت مولانا سید شیر علی شاہ زید مجدھم حضرت مولانا حکیم لطف الرحمٰن صاحب زید مجدھم

فہرست مضامین

...کی عنایات یا نفرت کے بیج	اداریہ	۲
...ن القرآن	مفتی غلام الرحمٰن	۷
...شرعی احکام میں تخفیف وسہولت کے چند اسباب	مولانا محمد تقی امینی	۱۱
...دارالافتاء	ادارہ	۲۲
...اسلامی معاشیات کے چند اہم ضابطے	پروفیسر مطیع اللہ	۲۷
...اسلام کا نظام طلاق	مولانا خالد محمود	۴۰
...تعارف کتب	مولانا حسین احمد	۴۵
...اخبار الجامعہ	مولانا تحمید اللہ	۴۷

...پرنٹر مفتی غلام الرحمان نے وحدت پرنٹنگ پریس خیبر بازار پشاور سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ العصر جامعہ عثمانیہ کالونی نوتھیہ روڈ پشاور صدر سے شائع کیا

...بدل اشتراک فی پرچہ ۱۰ روپے / سالانہ اندرون ملک ۱۰۰ روپے بیرون ملک ۲۰ ڈالر کی قیمت

صدائے عصر

اداریہ

امریکی عنایات یا نفرت کے بیج!!

عالمی تناظر میں رونما ہونے والے واقعات میں کسی نہ کسی درجہ میں امریکہ بالذات یا بالواسطہ ضرور شریک رہتا ہے اگر کہیں کسی غفلت سے کوئی واقعہ ظہور پذیر ہوا یا کسی ملک میں کوئی انقلاب برپا ہو تو امریکہ کی بے خبری کے باوجود رائے عامہ کبھی اس کے لئے تیار نہیں ہوا کہ اس میں بہادر امریکہ کا کوئی کردار نہ ہوگا باہر جانے والا حکمران امریکہ کے مفادات کا غدار آنے والا امریکہ کا وفادار سمجھا جاتا ہے خود امریکہ بھی جہاں تک ہو سکے ہر ملک میں رونما ہونے والے حالات سے آگاہی اور ان کے اندرونی معاملات میں دخل اندازی اپنا فریضہ سمجھتا ہے دنیا کے کسی کونے میں رہنے والی قوم امریکہ کے نزدیک کسی امریکی ریاست میں رہنے والے تو درکنار بلکہ ان کے نوکر اور خادم کے مانند ہیں امریکہ کسی بھی ملک کے حکمران کو ان کی لب کشائی پر عبرتناک سزا دینے سے گریز نہیں کرتا گذشتہ دنوں ایام کلنٹن کے دورہ کے موقعہ امریکہ جذبات کی کھلی عکاسی اس وقت ہوئی جب امریکی ترجمان مائیک ہمر نے کہا کہ

(صدر کلنٹن اپنے دورہ میں پاکستانی حکام کو وارننگ دیں گے کہ وہ امن اور جمہوریت یا پھر ناپسندیدہ اور ناکام ریاست بننے کے خطرے میں سے کسی ایک راستہ کا انتخاب کرلے - ہمر نے مزید کہا کہ صدر کلنٹن پاکستانی حکمران سے کہیں گے کہ یا تو وہ پاکستان کو درپیش داخلی مسائل حل کرنے کی جانب توجہ دیں یا پھر اپنی پوری توجہ کشمیر ہی پر مرکوز کرنے کی موجودہ روش پر چلتے رہیں-)

چنانچہ عالمی تجزیہ نگاروں نے کلنٹن کے اسلام آباد میں خطاب کو کافی سخت قرار دیا ہے آپ کا انداز بیان حاکمانہ مزاج سے کم نہیں تھا آپ ایک مہمان نہیں بلکہ امر اور حاکم تھے جو اسلام آباد کے مختصر دورہ پر آئے ہوئے تھے-

اس میں کوئی شک نہیں کہ عالمی واقعات میں امریکہ کے کردار سے کچھ لوگوں کو فوائد ضرور پہنچے ہیں اگرچہ اس میں امریکہ کے اختیار کا دخل بہت کم ہوتا ہے لیکن پھر جو واقعہ وقوع پذیر ہو امریکہ جو قدم اٹھائے جیسا کہ اس سے اکثر لوگوں کی بدقسمتی کے فیصلے ہوتے ہیں کچھ لوگ اور علاقے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے لئے امریکہ کا کردار فتوحات اور دنیوی مفادات کا پیغام ثابت ہوتا ہے چنانچہ شاہ ایران کے زوال کے بعد ایران سے نمٹنے کے لئے عراق پر فتوحات کے دروازے کھول دئے جب افغانستان میں روس کے مقابلہ کے لئے امریکہ آیا تو افغانی مہاجرین و مجاہدین اور پاکستان کے لئے یہ وقت دنیوی مفادات کا سنہری دور تھا پاکستان سے رفاقت کے رشتے جوڑتے ہوئے دیرینہ دوست ہونے کا باور کرایا- کویت پر عراق کے غاصبانہ قبضہ کے خلاف جب اٹھائیس ممالک کی اتحادی فوج بھرتی کر کے خود مسلمان کے ہاتھ سے مسلمان کو مروایا تو اس سے کویت کو ضرور فائدہ ملا کہ ایک چھوٹے سے ملک کو عراق کے غاصبانہ قبضہ سے نجات ملی اگرچہ اس میں امریکہ کے اپنے مقاصد تھے لیکن پھر بھی غیر اختیاری طور پر بعض مسلم اقوام بھی اس سے مستفید ہوئی جبکہ مسلم اقوام کو حیثیت مجموعی جو نقصان اٹھانا پڑا اس کا اندازہ لگانا مشکل ہے-

امریکہ کے ایسے دوہرے کردار پر ایک رد عمل ارباب اقتدار کا ہوتا ہے- بلاریب ہر ملک کے ارباب اقتدار امریکہ کا تقرب اپنے اقتدار کے لئے محافظ سمجھتے ہیں وہ امریکہ کو خوش کرنے کے لئے ایمان غیرت اور ملکی مفادات سب کچھ داؤ پر لگاتے ہیں - ترک اور مصر کو دیکھئے اسلامی ملک ہونے کے دعویدار ہیں لیکن پھر بھی امریکہ کو خوش کرنے کے لئے ایسے کڑوے فیصلے کرتے ہیں جن سے غیرت اور ایمان کا جنازہ نکلتا ہے بنگلہ دیش جو اسلامی ملک ہے لیکن کلنٹن کے ایک روزہ دورہ کے موقعہ پر محض امریکہ کو خوش کرنے کے لئے عدالت نے جسم فروشی کے کاروبار کو جائز قرار دیا تاکہ رنگیلے کلنٹن کو روحانی سکون مل سکے خود ہمارے ملک کے اندر محترمہ بے نظیر صاحبہ نے دور حکمرانی میں فوج سے ایسے آفیسروں کو چن چن کر نکالا جو اسلام سے گہری وابستگی میں پیش پیش تھے - نواز شریف نے صوم و صلوٰۃ کے پابند لوگوں اور دینی مدارس اور رشد و ہدایت کے مراکز کو دہشت گردی کے مراکز اور

تربیت گاہیں کہہ کر ان بے چاروں کا پیچھا کیا۔ رات دن ایجنسیوں کو ان کے خلاف لگا کر آئے
دن نئے نئے الزامات لگا کر بدنام کرنے کی بھرپور کوشش کی بلکہ ایک موقعہ پر محض امریکہ کو
خوش کرنے کے لئے دونوں بھائی یک زبان ہو کر افغانستان میں طالبان حکومت کی مخالفت پر
اتر آئے اگرچہ تاریخ گواہ ہے کہ جس کسی نے امریکہ سے قرب پیدا کرنے کی کوشش کی وہ اس
کے زوال کا پیغام ثابت ہوا امریکہ کسی ایک حکمران کو نہ بچاسکا اگرچہ اس نے ایمان کا سودا کیوں
نہ کیا ہو۔ آج کل ارباب اقتدار امریکہ کے کردار پر منافقانہ رویہ اختیار کئے ہوئے ہیں پوری
دنیا کے حکمران خواہ جمہوری حکومت کے دعویدار ہیں یا شخصی حکومت پر تکیہ لگائے بیٹھے ہیں
امریکہ کے مقابلہ میں زبان بندی کے شکار ہیں اور امریکہ نے کسی کردار پر ان کے رد عمل ہے
جذبات کا احساس نہیں ہوتا۔

اس کے مقابلہ میں جہاں تک عوامی رد عمل ہے تو امریکہ کے لاکھوں احسانات کے باوجود یہ
مخاصمانہ رویہ کا حال ہے شاید امریکہ ہی وہ واحد ملک ہے۔ جس کے ہر کردار کو عوام شک کی
نظر سے دیکھتے ہیں کسی ملک سے لاکھوں احسانات کے باوجود امریکہ عوام کے دلوں میں وہ
مقام پیدا نہ کر سکا جو ایک محسن کے لئے ہونا چاہیئے دور جانے کی ضرورت نہیں 19 مارچ ے
جنوبی ایشیاء کے ممالک کے دورہ پر نظر ڈالیے موصوف نے اولین فرصت میں تین ممالک کا
دورہ کیا پانچ دن بھارت کو دیئے ایک دن بنگلہ دیش کی سنونی حکومت کو شرف ملاقات ے
نوازا اور پانچ چھ گھنٹے پاکستان کو بادل ناخواستہ دیئے۔ جہاں بھی گئے تو عوام کے سامنے مخلصانہ
انداز بیان اختیار کر کے بات کی ہے پاکستان میں عوام سے ریڈیو، ٹی وی کے ذریعہ براہ راست
خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

"میں ۳۱ سالوں میں امریکہ کا پہلا صدر ہوں جو پاکستانی دورہ کر رہا ہوں اور آج پاکستانی عوام
سے مخاطب ہوں۔ میں یہاں آپ کی سرزمین کی پرشکوہ تاریخ اور صدیوں پر محیط دریائے
سندھ کے ساتھ بنی تہذیب کے ایک پرستار کے طور پر حاضر ہوا ہوں میں یہاں ایک ایسے
فرد کی حیثیت سے آیا ہوں جس کی قوم نے پاکستانی نژاد امریکیوں کی صلاحیتوں سے بھرپور
استفادہ کیا ہے مگر ان سب سے بڑھ کر میں یہاں ایک دوست کی حیثیت سے آیا ہوں ایک

[illegible] دوست کی حیثیت سے جو آپس کی طویل رفاقت کو بے حد اہمیت دیتا ہے ایک
[illegible] دوست کی حیثیت سے جو پاکستانی عوام کے ساتھ کھڑے ہونے کے ساتھ تیار

[illegible] کے اظہار کے باوجود پاکستانی عوام نے اسے صرف امریکہ کی مروجہ روایتی
[illegible] سمجھتے ہوئے کوئی خاص توجہ نہیں دی پھر بھی پاکستانی عوام نے اسلامی اخلاق کا
[illegible] کرتے ہوئے کسی بڑے منفی رد عمل کا مظاہرہ نہیں کیا جبکہ بنگلہ دیش اور
[illegible] "کلنٹن واپس جاؤ" کلنٹن واپس جاؤ کے نعرے بلند کئے۔ جلوس نکال کر آپ
[illegible] اور امریکی پرچم نذر آتش کئے۔ ہندوستان کو امریکہ نے کیا کچھ نہیں دیا
[illegible] زمیات، مالی تعاون، بین الاقوامی پلیٹ فارم پر بڑے بڑے القابات سے نواز کر اعزاز د
[illegible] میں کوئی کمی نہیں کی لیکن اس کے باوجود سب سے زیادہ مظاہرے ہندوستان میں
[illegible] بنگلہ دیش کو کلنٹن کا ایک دن دینے پر واجپائی تیور چڑھا کر بولے۔

﴿ہم تو چاہتے تھے کہ امریکی صدر ہمارے ساتھ ہی ہولی کھیلیں لیکن وہ
کچھ اور کھیلنا چاہتے ہیں﴾

[illegible] بنگلہ دیش میں بھی مظاہرے ہوئے غرضیکہ بے چارے کی اتنی محنت کے باوجود بھارت
[illegible] اور پاکستان کسی ایک ملک کے عوام کے ہاں کلنٹن کو پذیرائی نہیں ملی کسی نے دورہ کی
[illegible] کی ایک آدھ اشتہار، اخبارات میں دیکھا گیا جس میں کلنٹن کو خوش آمدید کہا گیا
[illegible] لوگ بھی اپنے مفادات، سفارت خانے یا کسی ادارہ سے حاصل کرنے کے لئے یوں کر
[illegible] عوامی رد عمل میں کہیں بھی کلنٹن کے دورہ پر سرگرمی نہیں دیکھی گئی۔
[illegible] کے بارے میں عوامی رد عمل کا احساس اس سے بھی ہوتا ہے کہ بعض لیڈر امریکہ کی
[illegible] اپنی زندگی سمجھتے ہیں اگرچہ ان نام نہاد لیڈروں کا علاج امریکہ کے بغیر نہیں ہوتا۔
[illegible] امریکہ میں پڑھتے ہیں ان کے تعلقات امریکہ کے حواریوں سے ہوتے ہیں وہ پس
[illegible] امریکیوں کے لئے سب کچھ کرتے ہیں لیکن بظاہر عوام کے جذبات کی رعایت اور
[illegible] کے لئے امریکی مخالفت اور مخاصمت کا کارڈ استعمال کرتے ہیں اس کے بغیر ان کی

سیاست ناکام ہوتی ہے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ امریکہ کے سپر پاور کی دعوی کے باوجود ان کے مقابلہ میں عوامی رد عمل کیوں اس انتہا کو پہنچا ہوا ہے اور اکثر ممالک کے عوام کے دلوں میں ان کے لئے کیوں جگہ نہیں پائی جاتی ہے۔ آج امریکیوں پر عرصہ حیات کیوں تنگ ہے۔ اور سب کچھ پاس ہونے کے باوجود دنیا کے کئی خطے ایسے ہیں جہاں پر امریکیوں کے لئے سفر کرنا مشکل ہے۔ خود امریکہ کی گود میں بیٹھے ہوئے ان زوال کے انتظار میں ہیں اس کی بنیادی وجہ امریکہ کی خود غرضانہ سیاست ہے وہ دنیا کی وہ آزمودہ قوم ہے جو اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے سب کچھ جائز سمجھتی ہے ان کے نزدیک دوستی کا معیار کسی ملک و قوم کی وفاداری یا مخلصانہ کردار نہیں ان کے نزدیک کسی سے تعاون کرنا اس کی مظلومیت یا بے سہارا ہونا نہیں بلکہ دوستی اور تعاون کا معیار امریکی مفادات کا تحفظ ہے۔ وہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے دوست کو دشمن اور دشمن کو دوست کے پلڑہ میں تولتے ہیں وہ اپنے مفادات کے تحفظ کے لئے بظاہر دوستی کا لبادہ اوڑھ کر پس پردہ مار آستین بننے سے بھی گریز نہیں کرتا۔ روس کے مقابلہ پاکستان کو دل سے لگا کر وہ دیرینہ دوست کے القاب سے نوازتے آج ہندوستان سے دوستی کا نیا باب کھولا پاکستان کو صرف ہندوستان کی خوشنودی کے لئے ہر قسم کی سزا کا مستحق سمجھتا ہے لیکن وہ دن دور نہیں جب ہندوستان کو بھی ایک دن چھوڑ کر کسی دوسرے دوست کی تلاش میں نکلنے کے لئے امریکہ تیاری کرے گا اور ہندوستان کو وہ مقام دلوا کر چھوڑے گا جو اب پاکستان کو دے رہا ہے۔ واقعی قرآن درست کہہ رہا ہے اے ایمان والو۔ یہود اور نصاریٰ کو دلی دوست مت بناؤ۔ اور دوسری جگہ فرمایا یہود و نصاریٰ بھی تم سے خوش نہیں ہوتے جب تک تم ان کی مرضی کے مکمل تابع نہ بن جاؤ۔

کاش مسلمان دوست و دشمن کی تمیز کریں۔ اپنی خارجہ اور داخلہ پالیسی کسی خود غرض دوست پر اعتماد کئے بغیر محض اللہ تعالیٰ کی قدرت کاملہ پر بھروسہ کر کے بنائیں۔

والعصر ان الانسان لفی خسر

محاسن القرآن

مفتی غلام الرحمٰن

ربنا یادم اسکن انت وزوجك الجنة وكلا منها رغدا حيث شئتما ولا تقربا هذه الشجرة فتكونا من الظلمين o فازلهما الشيطن عنها فاخرجهما مماكانا فيه وقلنا اهبطوا بعضكم لبعض عدوولكم فی الارض مستقرومتاع الی حین o

ترجمہ:۔ اور ہم نے کہا اے آدم تم اور تمہاری بیوی جنت میں جا بسو اور وہاں دل بھر کر جہاں سے چاہو کھاؤ (پیو) اور اس درخت کے پاس نہ جانا ورنہ زیادتی کرنے والوں میں سے ہو جاؤ گے پھر ان کو وہاں سے شیطان نے ڈگمگا دیا۔ جس آرام و سکون میں وہ تھے اس سے ان کو نکالا اور ہم نے حکم دیا تم نیچے اترو تم ایک دوسرے کے دشمن ہو گے اور تمہارے لئے ایک خاص وقت تک زمین میں رہتے ہوئے فائدہ حاصل کرنا ہے۔

محاسن :۔ فرشتوں کے امتحانی مراحل کی تکمیل کے بعد جب شیطان کو دربار خداوندی سے بھگایا گیا تو حضرت آدم علیہ السلام پر خاص رحمتوں کا نزول شروع ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ سے آپ کے لئے رفیقہ حیات حضرت حوا کا انتخاب فرمایا اور میاں بیوی دونوں کو جنت کی نعمتوں سے لطف اندوز ہونے کی اجازت دی بغیر کسی پابندی کے جنت کی ہر چیز سے ہر وقت فائدہ اٹھانے کا موقعہ دیا تاہم ایک خاص درخت کی رسائی سے ممنوع رکھا اور فرمایا کہ اس درخت کے قریب سے مت گزرنا ورنہ ایسا نہ ہو کہیں زیادتی کرنے والوں کے زمرہ میں شامل ہو۔ شیطان نے ہنرمندی سے کام لیتے ہوئے آپ کو ورغلانے کی بھرپور کوشش کی اور ان نعمتوں سے نکال کر کے رکھ دیا جن میں آپ کو جی بھر کر رہنے کی اجازت دی گئی تھی میں نے ہم نے کہا ابھی یہاں سے چلے جاؤ تم ایک دوسرے کے دشمن رہو گے تاہم دنیا میں تمہارا رہنا اور یہاں سے فوائد حاصل کرنا ایک خاص مدت کے لئے ہے۔

جنت سے کیا مراد ھے - عربی لغت کے اعتبار سے جنت کا اطلاق چونکہ عام باغ پر ہے اس لئے یہاں پر حضرت آدم اور آپ کی رفیقہ حیات کو جس جنت میں رکھا گیا یہ

کونسی جنت ہے؟ عقل پرست لوگ چونکہ اخروی جنت اور دوزخ کے حالی وجود سے منکر ہیں
اور کہتے ہیں کہ ابھی جنت اور دوزخ کا وجود نہیں پایا جاتا یہ معمولی زمین و آسمان اس جنت کو کیسے
سما سکے جس کی کمیت ان سے کئی گنا زیادہ ہے یہ صرف موعود حقائق ہیں کہ زمین و آسمان کے
کام تمام ہونے کے بعد جنت اور دوزخ کی پیدائش ہوگی اس لئے حضرت آدم اور حضرت حوا کو
جس جنت میں رکھا گیا یہ وہ جنت نہیں جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ کے فرمان برداروں سے ہے بلکہ
عام باغ تھا جو عدن کے علاقہ میں واقع تھا گویا ان کے نزدیک زمین ہی پر آپ کے لئے خاص
جگہ تیار کر کے رہنے کی اجازت دی گئی جبکہ جمہور امت کے نزدیک اس سے وہی جنت مراد
ہے جس کا وعدہ مسلمانوں سے ہوا ہے تاہم آخرت اور اس وقت کے داخلہ میں کچھ فرق ضرور
ہے ایسا ہی مرنے کے بعد جب جنت میں داخلہ ہو تو کہیں بھی نکلنے کا نام نہیں ہوگا جبکہ
حضرت آدم کا داخلہ عارضی تھا آپ کو دنیا میں آباد کرنا مقصود تھا لیکن یہاں تک آنے کے لئے
جنت کا راستہ استعمال کیا گیا قرآن کے الفاظ پر غور کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے
حضرت آدم اور آپ کی بیوی کو جنت میں کھلے دل سے رہنے کی اجازت دی تھی۔ بغیر کسی
روک ٹوک ہر چیز کے استعمال کی اجازت تھی تاہم ایک خاص درخت سے اللہ تعالیٰ نے منع
رکھا۔ یہ درخت کون سا تھا قرآن و حدیث سے کہیں اس کا خاص تعین نہیں پایا جاتا بعض
مفسرین نے گندم کسی نے انجیر اور کسی نے انگور سے تعبیر کی ہے لیکن اس کے باوجود ابہام پایا
جاتا ہے خاص درخت کو یقینی طور پر متعین کرنا مشکل ہے اور نہ اس پر کسی حکم کا توقف ہے۔

لغزش آدم کی حقیقت - گو کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم اور رفیقہ حیات کو ایک
خاص درخت کے قریب جانے سے باز رکھا تھا اور تاکید فرمائی تھی اگر تم اس درخت کے
قریب گئے تو تم زیادتی کرنے والوں میں شمار ہوں گے لیکن شیطان کے ورغلانے سے حضرت
آدم نے اس درخت سے کچھ چکھا جس کے نتیجہ میں آپ کو جنت سے نکلنا پڑا۔ اور زمین میں
خاص مدت تک رہنے کا معاہدہ ہوا۔ قرآن نے دوسری جگہوں میں حضرت آدم کے اس
کردار سے تعبیر کی ہے تو کہیں ﴿فعصی آدم ربہ فغوی﴾ اور کہیں ﴿فنسی آدم ولم﴾

کہا ہے۔ اگرچہ عصمت انبیاء کا مسئلہ قابل توجہ مسئلہ ہے انشاء اللہ تعالیٰ
موقعہ پر اس پر دل کھول کر بحث ہوگی تاہم ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء علیہ
السلام تمام اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے محفوظ ہوتے ہیں۔ ان کی معصومیات سے اللہ
کلوں میں پھلتا ہے یہ انبیاء کی عظمت ہے کہ اللہ تعالیٰ ان برگزیدہ نفوس کو نبوت
اپنی خاص نگرانی میں رکھتے ہیں قبل از نبوت ان کی ایسی تربیت ہوتی ہے کہ نبوت کے
کے بعد کسی کو ان پر انگلی اٹھانے کی جرات نہیں ہوتی علماء کرام فرماتے ہیں کہ انبیاء
قبل اور بعد ہر قسم کے صغیرہ اور کبیرہ گناہ سے معصوم ہوتے ہیں۔ یہ رب کائنات
کا معاملہ ہے کہ آپ کے نمائندے کامل تربیت سے مالا مال ہوتے ہیں قرآن و
کہیں یہ معلوم نہیں ہوتا کہ کسی پیغمبر نے قصداً عمداً اللہ کے کسی حکم کی نافرمانی کی
اگر کہیں کوئی حرکت غیر اختیاری طور پر وقوع پذیر ہو اگرچہ عام امت کے حق میں وہ
نہیں ہوتا۔ لیکن خواص کے زمرہ میں اس سے تعبیر کبھی معصیت سے ہوتی ہے یہاں پر
کا معاملہ ہے کہ حضرت آدم نے قصداً و عمداً اس درخت کے قریب جا کر کوئی نافرمانی
کی بلکہ علماء فرماتے ہیں ممکن ہے شیطان نے تاویل کی کوئی صورت سامنے رکھ کر
کرنے کی کوشش کی۔ شاید یہ وسوسہ دیا ہو کہ اس کی مخالفت ابتداء میں تھی اس کے
دوام کی کوئی خاص قید نہیں پائی جاتی اس لئے ابھی اجازت ہے اور یا کسی خاص درخت
کا اعتماد دلا کر یہ باور کرایا ہو کہ تمہاری ممانعت اس درخت کی جنس سے نہیں بلکہ خاص
ہے اس لئے اس خاص درخت کو چھوڑ کر دوسرے درخت سے کھا سکتے ہو۔ اور
حضرت آدم نے شیطان کے اس دھوکہ میں آکر اس درخت کے قریب گئے ہوں بہر حال
اللہ تعالیٰ نے آپ کو جنت میں عارضی قیام کا موقعہ دلا کر مستقل طور پر زمین میں آباد
کرنے کا ارادہ کیا ہو اور اس کے لئے ایسے طریقہ کا اپنانا تھا تو پھر در حقیقت آپ درخت کے
قریب خود نہیں گئے بلکہ آپ کو لے گیا ہے۔
رہا یہ مسئلہ کہ جب حضرت آدم علیہ السلام جنت میں تھے اور شیطان کو جنت سے نکالا گیا تو

حضرت آدم علیہ السلام کو شیطان نے کیسے ورغلایا؟ یہ سوال اس وقت وارد ہوتا ہے جب
شیطان کے وسوسہ کی حقیقت سے آنکھیں بند کر کے اس کو لیا جائے ورنہ شیطان کے وسوسہ
ڈالنے کے لئے اس کے کسی جسمانی وجود کا محسوس ہونا ضروری نہیں ہے تخیل میں شیطان
کے ادنیٰ تصور پہ اپنا کام مکمل کرتا ہے۔شاید یہ شیطان کا تجرباتی حملہ تھا جس پر وہ حضرت آدم
کی آئندہ آنے والی اولاد کو نشانہ بنا سکتے تھے چنانچہ اولین تجربہ کامیابی سے ہمکنار ہوا اور
انسان کی زندگی ایک امتحانی موقعہ بنا کر چھوڑا گیا ہے جہاں انسان پر ایک طرف سے رحمانی
قوم اور دوسری طرف سے شیطانی فوج کے حملے ہوتے ہیں
اللہ تعالی اپنی قدرت کاملہ سے جس کی حفاظت کرے تو شیطانی حملوں سے محفوظ کر
روحانی مدارج میں ترقی سے نوازتا ہے اور آدم کے بیٹے کو ایسا مقام دلواتا ہے جہاں تک فرشتوں
کی رسائی نہیں ہوتی ورنہ جو شیطان کے حملوں کی زد میں آتا ہے تو تباہی کی دلدل میں گر
کر نجات کی کوئی راہ اس کو نظر نہیں آتی۔

(آیت کے چند مسائل)

حضرت آدم اور حضرت حوا کو ایک جگہ بسانے سے معلوم ہوتا ہے کہ عورت رہائش میں خاوند
کے تابع رہے گی نیز یہ بھی معلوم ہوا کہ رہائش دلوانا بنیادی طور پر خاوند کی ذمہ داری ہے
کیونکہ عورت اس کی تابع ہے جب مکان سے بنیادی مقصد ان کی باہمی رہائش ہو تو اس
مالکانہ حقوق دینے کی ضرورت نہیں بلکہ خاوند اگر کرایہ کا مکان دلوا کر منکوحہ کو دیدے تو
کی ذمہ داری پوری وہ جاتی ہے۔

فقہی احکام میں تخفیف وسہولت کے چند اسباب

حضرت مولانا محمد تقی امینی

میں چند وہ اسباب بیان کئے جاتے ہیں جن سے احکام میں تخفیف وسہولت کی صورتیں
ہوتی ہیں اور نئے حالات و مسائل کا حل تلاش کرنے میں بھی ان سے مدد ملتی ہے۔
نے الٰہی حکمت اور عمومی مقاصد کے تحت اس قسم کے آٹھ اسباب بیان کئے ہیں۔

سفر

مرض

اکراہ (جبر وزبردستی)

نسیان (بھولنا)

جہل (لاعلمی)

عسر (مشکل اور دشواری میں پڑجانا)

عموم البلویٰ (عام طور پر لوگوں کا مبتلا ہونا)

نقص (قدرتی طور پر کمی)

کی تفصیل یہ ہے

کی وجہ سے **شرعی سہولتیں** - سفر کی دو قسمیں ہیں اور ان دونوں سے
رخصت اور سہولتیں یہ ہیں۔

شرعی سفر - یہ کم از کم ۴۸ میل کا ہوتا ہے - اتنی دور کی مسافت کا ارادہ کر کے چلنے
مسافر کو وہ تمام سہولتیں حاصل ہو جاتی ہیں جو شریعت نے اسے عطا فرمائی ہیں - مثلاً:-
چار رکعت کے دو رکعت نماز پڑھنے کی اجازت ہوتی ہے - سنتوں کی تاکید ختم ہو جاتی
روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہوتی ہے - موزہ پر تین دن اور تین رات تک مسح کرتے رہنا
اور قربانی اس کے ذمہ سے ساقط ہو جاتی ہے۔

(ب)عام کاروباری سفر -اس میں مذکورہ لمبی مسافت کی قید نہیں بلکہ انسان اپنے روز مرہ کے کاروبار کے سلسلہ میں وطن سے کچھ دور نکل جاتا اور جلد ہی واپس آتا ہے-اس سفر کی رخصتوں مین جمعہ ، عیدین اور جماعت کے ترک کی اجازت ،پانی ایک میل دور ہونے کی صورت میں تیمم کا جواز اور جانور پر سوار نوافل پڑھنے کی اجازت وغیرہ شامل ہیں-

مرض کی وجہ سے شرعی سہولتیں -(۲)مرض کے حالات کی رخصتیں بھی فقہی احکام میں بہت ہیں،ان میں سے چند یہ ہیں-وضواور غسل کرنے میں مرض بڑھ جانے یااس کے دیر میں اچھے ہونے کا اندیشہ ہو تو تیمم کی اجازت ہے-مرض کی حالت میں بیٹھ کر یا لیٹ کر،اشارہ کے ذریعہ جس طرح بھی سہولت ہو نماز پڑھنا جائز ہے-روزہ کے دنوں میں روزہ نہ رکھنا،مرض کی وجہ سے اعتکاف سے باہر ہو جانا،حج میں اپنا قائم مقام شخص بھیجنا وغیرہ سب کی گنجائش ہے-

اسی طرح بہت سی ممنوع چیزیں بھی مرض کی وجہ سے مباح ہو جاتی ہیں-مثلاً نجس چیز یا شراب وغیرہ سے علاج کرنا- حلق میں کوئی چیز پھنس جائے تو حرام حلال جس کے ذریعہ ممکن ہو گلو خلاصی کرنا ڈاکٹر اور حکیم کو ان مقامات کا معائنہ کرنا جن کے دیکھنے کی عام حالات میں اجازت نہیں ہوتی-

البتہ اس اجازت کو بلا ضرورت کام میں لانا- ضرورت کی حد سے تجاوز کرنا یا غلط استعمال کرنا سب صورتیں ممنوع ہیں-شریعت کی جو رخصتیں اور سہولتیں ضرورت کی بناء پر ہوتی ہیں وہ بس ضرورت ہی کی حد تک معتبر ہوتی ہیں اس سے زیادہ کی گنجائش نہیں ہوتی-

جبر وزبردستی کی قسمیں -(۳)اکراہ جس کام کو کرنا نہ چاہئے اس کے کرنے پر زبردستی مجبور کیا جائے-

فقہاء نے اس کی تین قسمیں بیان کی ہیں

(الف)جس شخص پر زبردستی کی گئی ہے اس کو اس طرح مجبور وبے بس بنا دیا جائے کہ اس کی رضامندی اور اختیار کا سوال ہی نہ باقی رہے-یہ حالت اس صورت میں پائی جاتی ہے کہ کہنا نہ

...کرنے یا کسی عضو کو تلف کر دینے کا اندیشہ ہو-ظاہر ہے کہ کوئی شخص اپنی جان ...ی اور ضاادر غبت نہ منظور کرے گا اور اپنے قصد واختیار سے اس صورت حال کو ...ی کے لئے تیار ہوگا-

...عضو کے تلف کا اندیشہ نہ ہو لیکن کہنا نہ ماننے کی صورت میں عرصہ دراز تک قید ...ئی کی مشکلات ہوں-اس حالت میں رضامندی بیشک نہیں پائی جاتی لیکن اختیار ...پایا جاتا ہے-نیز مجبوری وبے بسی کی پہلی جیسی حالت نہیں پائی جاتی-

...شخص پر زبردستی کی جارہی ہے خود اس کے قید وبند میں رہنے کا سوال نہ ہو بلکہ اس ...ب یا بیٹے وغیرہ کے لئے قید وبند کی صعوبتیں در پیش ہوں-اس کا درجہ ...نم بھی کمتر ہے-اس میں رضامندی واختیار دونوں باقی رہ سکتے ہیں-

زبردستی انسان کو مرفوع القلم نہیں بناتی - فقہاء کے ...زبردستی کی کوئی قسم بھی انسان کو مرفوع القلم نہیں بناتی بلکہ شرعی احکام کا مخاطب ...ہر صورت میں وہ باقی رہتا ہے-البتہ موقع ومحل کے لحاظ سے تخفیف وسہولت کی ...بل دی جاتی ہیں جن کی اصولی رنگ میں تفصیل یہ ہے

...زبردستی قول میں ہو یا کسی کام کے کرنے پر مجبور ...ل میں ہو یعنی کسی بات کے کہنے پر انسان کو مجبور کیا جائے یا کسی کام کے کرنے پر مجبور ...ئے-جن صورتوں میں انسان دوسرے شخص کا آلہ بن سکتا ہے ان میں یہ شخص ہی ذمہ ...ار دیا جائے گا-جس پر زبردستی کی گئی ہے وہ بری الذمہ ہوگا-مثلاً کسی شخص کو کسی کے مار ...نے یا کسی کا مال تلف کر دینے پر مجبور کیا گیا اور اس نے قتل کر دیا، مال ضائع کر دیا تو ...دیت (جان کا تاوان) اور مال کا تاوان زبردستی کرنے والے پر ہوگا-

...ہے کہ اس قسم کی صورتیں اقوال میں نہیں پائی جا سکتی ہیں کیونکہ دوسرے شخص کی زبان ...کام نہیں کیا جا سکتا-اسی طرح بہت سے "فعل" کام بھی ایسے ہیں جن میں انسان ...ے کا آلہ نہیں بن سکتا-اس فرق کے لحاظ سے فقہاء نے اقوال وافعال کی یہ تقسیم کی ہے

اقوال و افعال میں احکام کی تفصیل

(۱) وہ بات اگر ایسی ہے جس کو شرعی لحاظ سے قابل اعتبار بنانے کے لئے قائل کی رضامندی ضروری نہیں صرف زبان سے ادا کر دینا کافی ہے نیز کہنے کے بعد وہ بات کالعدم (اثر کا زوال) نہ ہو سکتی ہو تو زبردستی کہنے پر بھی وہ بات واقع ہو جائے گی۔ مثلاً نکاح، طلاق، طلاق کے بعد دوبارہ رجوع وغیرہ معاملات ایسے ہیں جن میں کہنے والے کی رضامندی و غیر رضامندی کو دخل نہیں ہے اور نہ کہنے کے بعد کالعدم ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح جان کے بدلہ کسی کی جان بخشی (قصاص سے معافی) یمین (قسم) نذر (منت) بیوی کو کسی محرم کے ساتھ مشابہت دینا۔ (ظہار) باہمی تعلقات نہ رکھنے کی قسم کھانا (ایلا) وغیرہ امور بھی فقہاء کے نزدیک اسی قسم میں داخل ہیں یعنی جبر وزبردستی سے مذکورہ امور واقع ہو جائیں گے۔

(۲) وہ بات اگر ایسی ہے جو فسخ کا احتمال رکھتی ہے اور قائل کی رضامندی پر موقوف ہے (بغیر رضامندی کے وہ بات نہیں ہو سکتی) جیسے خرید و فروخت یا کرایہ پر دینے کا معاملہ ہے ان معاملات میں عمل در آمد کے لئے قائل کی رضامندی ضروری ہے۔ جبر وزبردستی سے یہ واقع تو ہو جائیں گے لیکن فاسد ہوں گے۔ جبر کی حالت کے بعد اگر وہ باقی رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے ختم کرنا چاہے تو ختم کر سکتا ہے۔

فعل (کام) کی دو قسمیں ہیں۔

کسی ایسے کام کے کرنے پر زبردستی کی گئی جو عموماً دوسرے کے آلہ سے نہیں ہوتا، مثلاً: کھانا پینا ظاہر ہے کہ دوسرے کے منہ سے خود کھانے پینے کا تصور نہیں ہو سکتا یا کسی کے جبر کرنے سے بدکاری کا ارتکاب کہ اس میں بھی دوسرے کو دخل نہیں ہوتا، انسان خود ہی اپنے جسم سے مرتکب ہوتا ہے۔ ان صورتوں میں ذمہ دار وہی شخص قرار پائے گا جس پر زبردستی کی گئی ہے۔ روزہ کی حالت میں کھائے گا تو روزہ کھلانے والا کا نہیں فاسد ہو گا بلکہ کھانے والے کا فاسد ہو گا اور بدکاری کے ارتکاب میں سزا مرتکب پر جاری ہو گی حکم دینے والے پر نہ ہو گی، البتہ جن صورتوں میں تاوان کی نوبت آئے کہ مثلاً دوسرے کا کھانا کھانے پر زبردستی کی گئی ہو

تو زبردستی کرنے والے کو دینا پڑے گا۔

... کام میں دوسرے کا آلہ بن سکتا ہے جیسے کسی کو مار ڈالنا، کسی کا مال ضائع کر دینا وغیرہ۔ ... صورتوں میں کرنے والا شخص بری الذمہ ہو گا۔ اصل مجرم زبردستی کرنے والا ہی ... جیسا کہ اوپر گذر چکا۔ یہ اس لئے کہ کسی کا ہاتھ پکڑ کر دوسرے کی گردن پر ... رکھ دینا، کسی کے ہاتھ سے بندوق چلا دینا کہ جس سے دوسرے کا خاتمہ ہو جائے یا ہاتھ ... مال تلف کرنے پر لگا دینا وغیرہ ایسی صورتیں ممکن الوقوع ہیں کہ اس طرح انسان ... کے آلہ کو استعمال کر کے نقصان کرا دے اور یہ شخص جبر وزبردستی کی وجہ سے ایسا ... پر مجبور ہو۔

عزیمت و سہولت اثرات و نتائج کے لحاظ سے ہیں

جبر و اکراہ کی ... صورتوں میں شریعت نے اثرات و نتائج کے لحاظ سے رخصت و سہولت کی شکلیں ... کی ہیں، یعنی جن صورتوں کا اثر خود انسان کی ذات تک محدود رہتا ہے ان میں کافی ... اور فراخ حوصلگی سے کام لیا اور جن کا اثر دوسروں تک سرایت کرتا ہے ان میں تنگی ... بڑی زیادہ پائی جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ضرر لازم اور ضرر متعدی کے فرق کو کسی صورت ... بھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ فقہاء کے نزدیک اسی اصول کے تحت جبر و اکراہ کی ... صورتوں پر عمل کرنے کی قطعاً گنجائش نہیں۔ مثلاً

(۱) کسی شخص کو بدکاری پر مجبور کیا جائے تو اس کو اس فعل کے کرنے کی اجازت نہ ہو گی ... کیونکہ اس میں نسب کی خرابی اور بچہ کے لئے گوناگوں پریشانیاں ایسی ہیں کہ جن کا اثر کہیں ... کہیں پہنچتا ہے، اس بناء پر ایک لحاظ سے یہ فعل "قتل نفس" کے مرادف ہے۔

(۲) کسی شخص کے قتل پر یا عضو کے کاٹنے پر مجبور کیا جائے تو اس صورت میں بھی گنجائش نہیں کیونکہ اپنی جان یا عضو کے بچانے کے لئے دوسرے کی جان و عضو سے کھیلنا الٰہی حکمت اور احترام انسانیت کے منافی ہے۔ یہاں تو خود کو فنا کر کے دوسروں کے لئے بقاء کا سامان فراہم کرنے کے فلسفہ پر عمل در آمد کا حکم ہے نہ یہ کہ دوسروں کو فنا کر کے خود کو باقی رکھا

بعض وہ صورتیں جن میں رخصت ہے یہ ہیں۔

(۱) مردار اور حرام چیز کے کھانے پر زبردستی کی جائے تو جان بچانے کے لئے ان کا استعمال ضروری ہے۔اگر استعمال نہ کیا اور قتل کر دیا گیا تو شریعت میں وہ مجرم گردانا جائے گا۔ایک طرف جان کا بچانا فرض ہے اور دوسری طرف ان چیزوں کا ضرر پہلی صورتوں جیسا بھی نہیں ہے اس بناء پر اس رخصت پر عمل نہ کرنا جرم ہے

(۲) کلمہ کفر کہنے پر زبردستی کی جائے اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہو تو اس بات کی اجازت ہے کہ زبان سے کہہ دے۔اگر نہ کہا اور قتل کر دیا گیا تو مجرم نہ ہو گا بلکہ اجر و ثواب کا مستحق ہو گا۔ ان دونوں صورتوں میں فرق یہ ہے کہ پہلی میں جبر و اکراہ کی وجہ سے فعل کی حرمت ختم ہو گئی تھی اب وہ فعل بجائے حرام کے مباح بن گیا تھا۔ظاہر ہے کہ مباح کے استعمال سے رک کر اور اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا جرم و گناہ کا موجب ہے اور دوسری صورت میں فعل کی حرمت بدستور قائم تھی۔جبر و اکراہ کی وجہ سے حفاظت نفس کی خاطر رخصت دے دی گئی تھی۔اس رخصت پر عمل نہ کرنے سے حرمت کا احترام اور عزیمت پر عمل کیا۔اس بناء پر اجر و ثواب کا مستحق ہو گا۔

نسیان کی وجہ سے شرعی سہولتیں

(۴) نسیان (بھول جانا) بھول کر [illegible] محل بات یا کام کرنے سے گناہ نہیں ہوتا۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں یہی مراد ہے۔

ان اللہ تعالی وضع عن امتی الخطاء والنسیان ۔اللہ تعالی نے میری امت سے خطا اور نسیان اٹھا دیا ہے

رہی یہ بات کہ اس کا تدارک بھی واجب نہ ہو، نسیان کی حالت میں جو ہو گیا وہ ہو گیا۔اس لئے کہ شریعت میں نسیان کوئی عذر نہیں ہے۔چنانچہ فقہاء کے نزدیک تدارک کی تفصیل بیان کی جاتی ہے۔

(۱) نسیان کی وجہ سے کسی حکم پر عمل درآمد نہ ہو سکا تو بعد میں اس کی قضا واجب ہے نماز پڑھنا بھول گیا یا روزہ، زکوٰۃ، حج، کفارہ، نذر (منت) وغیرہ کی ادائیگی یاد نہ رہی تو ان سب صورتوں میں قضا واجب ہے، البتہ گناہ نہ ہو گا۔

(۲) نسیان کی وجہ سے کسی ایسے کام کا ارتکاب کر لیا جس کی ممانعت تھی تو اللہ تعالی اس پر سزا نہیں دیں گے، لیکن عدالتی فیصلہ سے نجات نہ مل سکے گی۔مثلاً بھول کر کسی کا مال ضائع کر دیا تو اس کا تاوان ادا کرنا پڑے گا۔اتنی رعایت ضرور ہے کہ عدالت حتی الامکان سزا سے گریز کرے گی بشرطیکہ نسیان کا ثبوت فراہم ہو جائے۔

(۳) جن امور میں شرعی لحاظ سے زبان سے صرف الفاظ نکال دینا کافی ہے بھول کر ان کے کہنے سے بھی وہ امور واقع ہو جائیں گے مثلاً یمین (قسم) طلاق کہ ان میں جان بوجھ اور بھول برابر ہیں۔

(۴) جس فعل میں نسیان ہوا ہے اگر اس کی ایسی حالت ہے کہ وہ حالت خود ہی یاد دلانے والی ہوتی رہتی ہے تو بھول کر اس کے خلاف کرنے سے وہ باطل ہو جائے گا۔مثلاً نماز میں کھاپی لیا یا کلام کیا تو چونکہ نماز کی حالت ایسی نہیں کہ بالعموم انسان کو یاد نہ رہے، نیز کھانے پینے وغیرہ کی خواہش بھی اس میں نہیں پائی جاتی اس بناء پر نماز باطل ہو جائے گی۔

(۵) اگر وہ فعل ایسا نہیں ہے بلکہ بسا اوقات یاد نہیں رہتا اور خواہش بھی پائی جاتی ہے تو اس صورت میں بھول کر اس کے خلاف کرنے سے وہ باطل نہ ہو گا۔مثلاً روزہ کی حالت کہ اس میں کھانے پینے کی طرف رغبت موجود رہتی ہے اور بسا اوقات انسان کی نظر سے روزہ اوجھل ہو جاتا ہے۔اس بناء پر روزہ کی حالت میں بھول کر کھاپی لینے سے روزہ نہ باطل ہو گا۔اسی طرح ذبح کے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول گیا تو وہ ذبیحہ درست ہو جائے گا کیونکہ کبھی تو انسان پر دہشت طاری ہو جاتی اور کبھی طبعاً ذبح کرنے سے انقباض ہوتا ہے۔یہ باتیں ایسی ہیں کہ یاد دہانی نہیں کی جاسکتی ہیں۔

جہل، لاعلمی کی وجہ سے شرعی سہولتیں

(۵) جہل (لاعلمی) کی

فقہاء نے کئی قسمیں بیان کی ہیں اور حتی الامکان سہولت کی صورتیں نکالی ہیں۔

(۱) اسلام کی بنیادی تعلیم (توحید ورسالت وغیرہ) سے لاعلمی دنیوی اور عدالتی مواخذہ سے بری کردے گی لیکن اخروی مواخذہ سے براءت نہ ہو سکے گی۔ ایک غیر مسلم اس بات کا مکلف ہے کہ وہ بنیادی تعلیمات سے واقفیت حاصل کر کے اس پر عمل پیرا ہو۔ اس کے باوجود اگر وہ لاعلم رہتا ہے تو دنیوی معاملات میں وہ معذور سمجھا جائے گا کیونکہ شریعت نے دین کے معاملہ میں جبر وزبردستی کی کوئی شکل برداشت نہیں کی۔

(۲) جن مسائل میں اجتہاد کی گنجائش ہو وہاں اصل صورت سے لاعلمی بھی عذر قرار پائے گی۔ مثلاً کسی نے سمجھا کہ پچھنہ لگانے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے پھر جان بوجھ کر کھاپی لیا تو روزہ کا کفارہ نہ واجب ہوگا کیونکہ بعض تصریحات فساد کی مؤید پائی جاتی ہیں۔ اس بناء پر امام اوزاعی کا مسلک ہے کہ پچھنہ سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے لیکن چونکہ زیادہ تر رجحان عدم فساد کا ہے اس لئے وہی اصل مسئلہ قرار پائے گا۔

یہ اس صورت میں ہے جہاں حقیقتاً اجتہاد کی گنجائش ہو لیکن نصوص صریحہ کی موجودگی میں جہاں اس کی ضرورت نہ ہو وہاں اجتہاد اور پھر اصل مسئلہ سے لاعلمی دونوں عذر نہ ہوں گے۔

(۳) دارالحرب میں کسی مسلمان کی شریعت سے لاعلمی بڑی حد تک عذر ہوگی بشرطیکہ تعلیم کی سہولتیں وہاں نہ میسر ہوں۔ دارالاسلام میں یہ لاعلمی عذر نہیں ہے۔

اس حکم میں نکاح کی وہ صورتیں بھی داخل ہیں جن میں لڑکی کے اصل سرپرست (والد اور دادا) کے علاوہ کوئی اور رشتہ دار ان کی اطلاع اور علم میں لائے بغیر نکاح کا رشتہ قائم کردے تو علم کے بعد نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہوگا۔ یہ اختیار اس وقت بھی باقی رہے گا جب کہ والد اور دادا (اصل سرپرست) کی طرف سے خود غرضی اور ذاتی مفاد کا تجربہ ہو اور وہ رشتہ کرنے میں اپنے مفاد کی خاطر لڑکی کے مفاد کو نظر انداز کردیں۔

عسر اور عموم البلوی کی تفصیل - (۶، ۷) (مشکل ودشواری پیش آنا) اور عموم البلوی روزمرہ کی زندگی میں عام طور پر اس سے سابقہ پڑنا اور احتیاط دشوار ہونا۔ یہ دونوں

...شریعت میں تخفیف وسہولت کا سبب ہیں کیونکہ الٰہی حکمت یہ مذکور ہے۔

...**اللہ نفسا الا وسعھا** - (البقرہ، ۴۰۴) اللہ تعالی کسی کی حیثیت سے زیادہ ...نہیں دیتا۔

...**اللہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر** (البقرہ ع ۳) اللہ تمہارے ساتھ ...چاہتا ہے دشواری اور مشکل میں ڈالنا نہیں چاہتا۔

...اس سلسلہ میں کافی وسعت اور فراخی سے کام لیا اور مشکل ودشواری کو دیانتداری ...سمجھ کر مسائل کا استنباط کیا ہے۔ ذیل میں چند وہ مسائل ذکر کئے جاتے ہیں جن ...حکمت کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے نیز ان کے ذریعہ استدلال واستنباط کی راہیں ہموار ہوتی

...تخفیف وسہولت کی چند صورتیں - پاکی وناپاکی سے متعلق چند مسائل یہ ...نجاست وگندگی کی غلاظت اور خفت کی طرف تقسیم کی گئی ہے اور دونوں کی حیثیت کے ...ایک مخصوص مقدار کی معافی دی گئی ہے۔

...لہو کا خون، سڑک کا کیچڑ، کبوتر چڑیا وغیرہ کی بیٹ، کپڑے یا بدن وغیرہ کو لگ جائے تو ...ہیں۔ اسی طرح پیشاب کے وہ چھینٹے جو نہایت باریک سوئی کے ناکے جیسے ہوتے ہیں۔ ...چیزوں کا دھواں اور ان جانوروں کا پیشاب وپاخانہ بھی معاف ہیں جن میں بہنے والا خون ...نہیں ہوتا۔

...نجاست کا اثر دھونے کے باوجود نہ زائل ہو، ایسے ہی جو نجاست جل کر راکھ ہو جائے یا ...چیز کے انجرات کپڑے وبدن کو لگ جائیں سب پاک ہوں گے۔

...کی ایک آدھ مینگنی دودھ میں گر جائے اور ٹوٹنے سے پہلے نکال لی جائے، صاحب عذر ...جب کبھی نجاست دھوئے فوراً نکل آئے اور کپڑے کو خراب کردے، غسل خانہ کی ...جو ناپاک ہوں اور ان سے الگ کر پانی ٹپکے، عمارات کے لئے وہ "گارا" جس میں مٹی یا ...ناپاک ہو، بازار میں پانی کا چھڑکاؤ ہو اور اس سے پاؤں بھیگ جائیں وغیرہ۔

اور اس قسم کی بہت سی صورتیں ہیں جن میں "عموم البلوی اور مشقت کی وجہ سے ازالہ
معافی کا حکم دیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ دوسری قسم کی چند رخصتیں اور سہولتیں یہ ہیں۔
گھر رہنے کی حالت میں بھی موزوں پر مسح کی اجازت ہے۔ پانی کی طہارت میں عدم نجاست کا
اعتبار ہے جبکہ کوئی قرینہ ناپاکی کا نہ ہو۔ سخت آندھی وبارش کی وجہ سے جماعت ترک کرنے
کی اجازت ہے۔ عورت کے مخصوص دنوں کے نماز کی قضا نہیں۔ ایک دن ایک رات سے
زیادہ بیہوش رہے تو نماز ساقط ہو جاتی ہے۔
اضطرار (بیقراری) کی حالت میں جان بچانے کی غرض سے حرام کا استعمال جائز ہے۔ اور
(متولی) اور وصی کو اپنے کام اور محنت کی مقدار یتیم کے مال سے اجرت لینا جائز ہے۔ خارش وغیرہ
کے دفعیہ کے لئے یا جنگ کے موقع پر اگر ضرورت ہو تو ریشم کا استعمال مردوں کے لئے جائز
ہے۔ بیع مسلم (جس میں سودا موجود نہ ہو) خیار شرط (کسی شرط پر خریداری کا معاملہ موقوف
ہو) خیار رویت (دیکھنے کے بعد واپسی کا اختیار) خیار عیب وغیرہ کی اجازت اقالہ (واپسی)
حوالہ (کسی دوسرے پر اتار دینا) رہن، ضمان، قرض، شرکت، وکالت، کھیت کو بٹائی پر دینا
لگان پر دینا وغیرہ اس قسم کے معاملات بھی اس میں داخل ہیں۔
بالغہ عورت ولی کے بغیر نکاح کر سکتی ہے۔ نکاح کے گواہوں میں عدالت کا کوئی اونچا معیار
مقرر نہیں۔ ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت میں نکاح ہو سکتا ہے۔ طلاق خلع وغیرہ کی
صورتوں کا جواز سب سہولت کی غرض سے ہیں۔
مرض موت میں ثلث (تہائی) کی وصیت جائز ہے۔ تہائی سے زیادہ کرنے میں ورثاء کا
نقصان ہے اس لئے زیادہ کی اجازت نہیں۔ غرض فقہ کے ذخیرہ میں روزمرہ کی زندگی سے
متعلق بہت سے مسائل ہیں جن میں مشقت کا دفعیہ اور عموم البلوی کا لحاظ کیا گیا ہے۔

نقص کی وجہ سے احکام میں رعایت -(۸) نقص (کمی) اس میں تمام
عوارض داخل ہیں جو آفت سماوی کی وجہ سے یا قدرتی طور پر انسان کو پیش آئیں اور انسان کو
دخل نہ ہو مثلاً جنون، بیہوشی، نیند، کمسنی، عورتوں کے مخصوص دن وغیرہ۔ شریعت نے ان

صورتیں نکالی ہیں اور مقصد مشقت کا دفعیہ نیز عام ابتلاء کی وجہ
الخ۔ اس طرح مجموعی حیثیت سے شرعی تخفیف وسہولت کی سات

کے وقت حکم ہی کو ساقط کر دیا جائے؛ بیہوشی کی حالت میں نماز کا ساقط ہو
ہے۔
تخفیف کر دی جائے جیسے سفر کی حالت میں قصر (چار کی جگہ دو رکعت) کی
(ابدال) یعنی اس کے قائم مقام دوسرا حکم رکھ دیا جائے۔ وضو اور غسل کی جگہ تیمم کی
ہے
(تقدیم) مقدم کر دیا جائے جیسے عرفات میں عصر کی نماز ظہر کے وقت پڑھنے کا حکم ہے
سے پہلے زکوٰۃ کی ادائیگی کا جواز ہے۔
(تاخیر) موخر کر دیا جائے جیسی مزدلفہ میں مغرب کی نماز عشاء کے وقت پڑھنے کا حکم
اور مسافر کے لئے روزہ موخر کرنے کی اجازت ہے۔
دے دی جائے، حلق میں کوئی چیز پھنس جائے اور نگلنے کی صورت نہ بن سکے تو
ذریعہ اس کا نگلنا جائز ہے۔
(ترمیم) ترمیم کر دی جائے جیسے نماز کی ادائیگی کا حکم خوف کی حالت میں کہ اس وقت
میں مقررہ ترمیم کی اجازت ہے۔ فقہانے تخفیف وسہولت کے ذیل میں جو
مقرر کئے ہیں۔ وہ نہایت اہم ہیں، انہیں کی روشنی میں تخفیف وسہولت کی
نکالی جا سکتی ہیں۔ (ماخوذ از فقہ اسلامی تاریخ کا پس منظر)

دار الافتاء

غیر اسلامی ممالک میں مستقل رہائش کی کوشش کرنا

سوال:- میں ایک پاکستانی شہری ہوں کئی سالوں سے جدہ میں ملازمت اختیار کرکے رہ رہا ہوں
ملک کے امن و امان اور دوسرے اقتصادی مشکلات کے بارے میں فکر مند رہتا ہوں اپنے
بچوں کے مستقبل کے بارے میں ارادہ رکھتا ہوں کہ ان کی دینی تربیت ہونے کے ساتھ
ایسے ملک میں مستقل رہائش رکھیں جن میں ان کو تعلیمی مشکلات در پیش نہ ہوں اور ایک
پرامن معاشرہ میں زندگی گزار سکیں- اس لئے میں کینیڈا کے ویزہ حاصل کرنے کی کوشش
کر رہا ہوں- امید ہے ویزہ مل جائیگا- ایسا ہی میرا خیال ہے کہ اس کے بعد اپنے خاندان اور
رشتہ داروں کو بھی اس ملک کے ویزے دلانے کی کوشش کروں ممکن ہے کہ رشتہ داروں کے
علاوہ دوسرے لوگوں کی خدمت بھی کر سکوں- ان حالات کی روشنی میں براہ کرم چند سوالات
کا جواب دیں تاکہ شرعی نقطہ نظر جان کر یہ کوشش کر سکوں-

(۱) کیا میرے چھوٹے بچوں کے بارے میں میرا یہ فیصلہ جائز ہے کہ ان کو ایک غیر مسلم ملک
میں آباد کرنے کی کوشش کروں-

(۲) اگر کینیڈا کی شہریت دلانے کا مسئلہ میرے لئے آسان رہے تو کیا ایسی صورت میں
مسلمانوں کو اس معاشرہ میں بسانے کی کوشش کرکے ان سے مزدوری اور رقم وصول کرنا
میرے لئے جائز ہے یا نہیں؟

بینوا توجروا

مستفتی :- حبیب محی الدین قادری ۱۹۹۹
پی آئی اے جدہ

وباللہ التوفیق
کسی غیر اسلامی ملک میں کاروبار یا مزدوری کی نیت سے رہائش اختیار کرنے
نظرے کسی غیر اسلامی ملک میں کاروبار کرنے اور ان کے ہاں نوکری بھی شریعت میں
کوئی حرج نہیں- بلکہ غیر مسلم سے کاروبار کرنے اور ان کے ہاں نوکری کے جواز کی طرف اشارہ کیا ہے-
امام بخاری نے ان دونوں مسئلوں پر باب منعقد کرکے جواز کی طرف اشارہ کیا ہے-
مسلمان غیر اسلامی ملک میں رہنے سے اجتناب کرکے صرف اسلامی ممالک میں رہائش
اختیار کرنے کی کوشش کریں تو پھر غیر اسلامی معاشرہ میں اسلامی اقدار پہنچانے اور دین کی
دعوت دینے کا کام مشکل ہوتا جائیگا- اسلام پوری دنیا کے لئے امن و سلامتی کا پیغام ہے- اس
لئے مسلمان کو اسلام کے عالمگیر پیغام کو لیکر دنیا کے کونے کونے تک پھیلانے کے بارے میں
فکر مند رہنا ہوگا- بلکہ ایک مسلمان اگر کسی دار الکفر میں رہائش اس نیت سے اختیار کرے کہ
وہاں رہتے ہوئے دین کی دعوت کے بارے میں فکر مند رہوں گا- اور دین کی دعوت دینے
والوں کے لئے سہارا بنوں گا تو اس کی یہ محنت صرف جائز نہیں بلکہ موجب اجر و ثواب ہے-
اسی طرح کسی غیر اسلامی ممالک میں دنیوی تعلیم کے غرض جانے میں بھی کوئی حرج نہیں کیونکہ
دنیوی تعلیم بھی حصول رزق کا ایک ذریعہ ہے-

تاہم اس کے بارے میں یہ ذہن میں رکھنا ضروری ہے کہ ایسے معاشرہ میں رہتے ہوئے
اسلامی تشخص کی حفاظت مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے- غیر اسلامی معاشرہ میں رہنے
والے مسلمان در حقیقت اسلامی نظریہ اور دینی افکار کے ترجمان ہوتے ہیں- اس لئے ایسے
معاشرہ میں سکونت اختیار کرنے والے کی ذمہ داری اور بڑھ جاتی ہے- اس کے اچھے کردار
سے دین کی نیک نامی ہے- اور اس کے مذموم کردار سے پورے اسلامی معاشرہ کی بدنامی ہے-
جھوٹ، دھوکہ، قانونی خلاف ورزی یا معاملات میں ناگفتہ بہ رویہ اپنانے سے لوگ اس کے
مذہب و عقیدہ سے متنفر ہو کر کبھی بھی اسلام کے قریب نہیں آئیں گے- اس لئے ایسے
معاشرہ میں رہائش رکھنے والے مسلمانوں کو محتاط زندگی گزارنی ہوگی-
بچوں کو کسی ایسے معاشرہ میں لے جانے کے بارے میں آپ کو وہاں کے مسلمانوں سے مشورہ

کرنا ضروری ہے - ایسا نہ ہو کہ ایسے معاشرہ میں بچے اس نیت سے آپ لے جائیں کہ یہ وہاں تعلیم حاصل کر کے پرسکون زندگی گزاریں گے - اور مادر پدر آزاد معاشرہ میں بے راہ روی کے شکار ہو کر کل وہ اپنا اسلامی تشخص کیا بلکہ انسانیت کا کردار کھو کر زندگی کی بود و باش اختیار کریں - ایسی کیفیت یقیناً پورے خاندان کے لئے موجب تعذیب و اذیٔ رسانی ہے - جہاں کہیں بچوں کی اخلاقی بے راہ روی یا اعتقادی اور نظریاتی تباہی کو مد نظر رکھتے ہوئے کوئی والدین محض پیٹ پالنے کی خاطر ایسے معاشرہ میں ٹھونس دیں تو یہ اولاد کے روحانی قتل کے مترادف ہے جو شریعت میں حرام اور ناجائز ہے - اللہ تعالی فرماتے ہیں -

ولا تقتلوا اولادکم خشية املاق نحن نرزقهم واياكم ان قتلهم كان خطاء كبيراً / بنی اسرائیل / ۳۱

ترجمہ :- اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو ہم ان کو اور تمہیں روزی دینے والے ہیں - یقیناً ان کو قتل کرنا بڑا گناہ ہے - آپ اپنے بچوں کے بارے میں اطمینان سے سوچیں اگر وہاں رہتے ہوئے آپ ان کی بہتر تربیت کر سکتے ہیں یا وہاں کہیں ایسا ماحول میسر ہو جس میں رہتے ہوئے آپ کے بچوں کے اخلاق میں بگاڑ پیدا نہ ہو کیونکہ یہ واقعات ہیں کہ غیر اسلامی ممالک میں بھی نیک اور صلحاء لوگ ایسے معاشرہ اختیار کئے ہوئے ہیں کہ جن میں اچھے خاصے لوگوں کے معاشرہ سے وہاں تربیت اچھی رہتی ہے - دار الکفر میں رہتے ہوئے اولیاء اللہ کے کردار اپنائے ہوئے ہیں - پھر بے شک آپ اپنی اولاد وہاں لے جائیں رشتہ داروں کے لئے کوشش کریں اور دوسرے مسلمانوں کے ساتھ تعاون کر کے ہاتھ بٹائیں - لیکن اگر حالات یوں نہ ہوں بچوں کی تباہی کا خطرہ ہو تو پھر آپ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو امتحان میں نہ ڈالیں - محض رزق کی فکر میں ایسے معاشرہ میں جانا جہاں ایمان خطرہ میں ہو اور اسلامی اقدار کے مقابلہ میں دنیوی مفادات کو ترجیح دینا دانشمندی کا تقاضا نہیں -

(۲) جہاں تک دوسرا مسئلہ ہے تو اس میں کسی ملک کا ویزا ایک مستقل حق ہے معاشرتی اعتبار سے آج کل ویزہ حق مجردہ ہونے کے باوجود ایسی حیثیت اختیار کر چکا ہے کہ جس کی باقاعدہ

... اس کی خرید و فروخت ہو کر قانونی اعتبار سے اس کی قیمت کو تحفظ حاصل ... کئی ایسی ذمہ داریاں اٹھانی پڑتی ہیں جس کا نبھانا اقتصادی اعتبار سے ... ہونے کا ذریعہ بنتا ہے - اس لئے اس کی خرید و فروخت یا اس کاروبار میں ... کوئی حرج نہیں تاہم یہ ضروری ہے کہ اس میں دھوکہ دینے اور کسی کی دل ... ینے سے احتراز ضروری ہے -

... والصواب

... میں جماعت کا اہتمام کرنا

... ایک پلازہ میں اقامت رکھتے ہیں - محلہ کی مسجد ہم سے کچھ فاصلہ پر واقع ہے - تاہم ... نمازوں کے لئے جانے کی کوشش کریں تو انفرادی طور پر کوئی مشکلات نہیں ... اس میں اکثر لوگوں سے جماعت خواہش کے باوجود رہ جاتی ہے - ایسی صورت ... ایک کمرہ جماعت کے لئے مختص کیا گیا ہے جس میں باقاعدہ پانچ وقت نمازوں کی ... ہے کیا اس کمرہ میں نماز باجماعت پڑھنا جائز ہے یا نہیں جبکہ پلازہ میں جماعت ... زیادہ لوگوں کو جماعت میں شرکت کا موقعہ مل سکتا ہے -

بینوا توجروا

مستفتی

حفیظ الرحمٰن فاروقی پشاور

... باللہ التوفیق

... دیگر خصوصیات کے علاوہ اس امت کی ایک خصوصیت یہ ہے کہ نمازوں میں ان کی ... کے لئے کسی خاص جگہ کی تخصیص نہیں کی گئی ہے بلکہ کرہ ارض پر جہاں کہیں ... اللہ تعالی کے دربار میں سر جھکا کر سجدہ کرے تو اس کی حاضری لگ جاتی ہے حضرت ... رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے

ہیں۔

" جعلت لی الارض مسجدا وطہورا (ابوداؤد ج ۱/ ۷۰)

یعنی پوری زمین میرے لئے پاکی کے حصول کا ذریعہ (تیمم کرتے وقت) اور نماز پڑھنے کی جگہ بنائی گئی ہے۔

اس لئے جماعت کا اہتمام جہاں بھی ہو خواہ مسجد میں یا پلازہ میں ہو یا کسی سبزہ زار میں ہو ثواب مل جاتا ہے۔ بلکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے

" امر رسول الله صلى الله عليه وسلم ببناء المسجد فی الدور وان تنظف وتطیب " ابوداؤد ج ۱/ ۶۶

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گھروں میں مسجد بنانے کا حکم دیا ہے اور یہ بھی فرمایا کہ مسجد کو پاک اور خوشبودار رکھیں۔

تاہم ایسی جگہ کا جب باقاعدہ وقف نہ ہو تو شرعی مسجد نہیں رہے گی جس میں شرعی مسجد والا ثواب ملے۔ نماز باجماعت پڑھنے والے جتنا ثواب ملنا مشکل ہے لیکن پھر بھی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔ لیکن یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اگر اس سے محلہ کی مسجد کی حاضری متاثر ہوئی ہو یا قریب مسجد جانے کی بجائے محض سستی کی وجہ سے یہاں جماعت کی جاتی ہو تو پھر مسجد کو چھوڑنا مناسب نہیں۔ ورنہ جہاں کہیں لوگوں کے لئے مسجد تک رسائی مشکل ہو تو پھر انفرادی نماز پڑھنے سے اس طرح جماعت کا اہتمام زیادہ بہتر ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

۱۷۸

اسلامی معاشیات کے چند اہم ضابطے

(مقالہ نگار کی رائے سے اتفاق ضروری نہیں)

پروفیسر مطیع اللہ
گورنمنٹ کالج پشاور

آج ہم جس نظام کے تحت زندگی گزارتے ہیں وہ ایک سرمایہ دارانہ نظام ہے اس کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مٹھی بھر سرمایہ داروں اور صنعتکاروں کی ایک ٹولی ملک کے معاشی وسائل پر اس طرح قبضہ کر لیتی ہے کہ دوسرے لوگوں کو ان سے فائدہ اٹھانے کا موقع نہیں دیا جاتا۔ اس نظام میں ملک کا ایک مخصوص طبقہ ملک کے تمام پیداواری وسائل کی اکثریت کا بلا شرکت غیرے مالک بن جاتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام ایک ظالمانہ نظام زندگی ہے جو انسانوں کی زندگی سے بھی بدتر زندگی کا نمونہ پیش کرتا ہے ایک جانور جب چارہ کھالیتا ہے تو پھر اسے یہ فکر دامن گیر نہیں ہوتی کہ میں کل کے لئے کچھ جمع کر کے رکھ دوں لیکن سرمایہ دارانہ نظام میں ہر سرمایہ دار بے یقینی کی ایک کیفیت میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ زیادہ سے زیادہ مال سمیٹنے کی فکر میں لگا رہتا ہے۔ قرآن کریم نے اس سرمایہ دارانہ ذہنیت کا نقشہ اسی طرح بیان کیا ہے۔

ویل لکل ھمزۃ لمزۃ ہ الذی جمع مالا وعددہ ہ۔ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ہر طعنہ دینے والے اور عیب جوئی کرنے والے کے لئے ہلاکت ہے جو مال و دولت کو سمیٹتا ہے اور گنتا ہے۔ اسی طرح ایک دوسری آیت میں اللہ تعالیٰ ان لوگوں کا ذکر اس طرح کرتا ہے والذین یکنزون الذھب والفضۃ ولا ینفقونھا فی سبیل اللہ فبشرھم بعذاب الیم ہ اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ سونے اور چاندی کو جمع کرتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے آپ ایسے لوگوں کو دردناک عذاب کی بشارت دیجئے۔

سرمایہ دارانہ نظام میں دولت ایک مخصوص طبقے کے ہاتھوں میں مرتکز ہوتی ہے جبکہ دولت
کے بارے میں اسلام کا نظریہ یہ ہے کہ اسے تمام معاشرے میں گردش کرتے رہنا چاہئے اس
حقیقت کو قرآن کریم میں بڑے واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔
کی لا یکون دولة بین الاغنیاء منکم - یعنی دولت کو صرف مالداروں میں گردش
نہیں کرنی چاہئے۔ اسلام اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ایک طرف تو دولت کی ریل پیل ہو
اور دوسری طرف ایسا طبقہ موجود ہو جو ضروریات زندگی سے بھی محروم ہوں۔ جن لوگوں
کے پاس دولت کی فراوانی ہو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو حکم دیتا ہے
وفی اموالھم حق للسآئل والمحروم - (۴) اس آیت کا مطلب یہ ہے کہ ان کے
مال میں سائل اور محروم کا حق ہے۔ محروم کے بارے میں مختلف اقوال ہیں۔
قتادہ اور زہری کی رائے یہ ہے کہ محروم وہ ہے جو اپنی خودداری کی وجہ سے لوگوں سے سوال نہ
کرے اور لوگوں کو اس کی ضروریات کا علم نہ ہو۔
زید بن اسلم کی رائے ہے محروم وہ ہے جس کے فصل، پودوں یا جانوروں کو نقصان پہنچا ہو۔ ابو
قلابہ کی رائے ہے کہ اہل یمامہ میں ایک آدمی کے پاس مال و دولت تھی پس سیلاب آیا اور اس
کے مال کو بہا لے گیا پس اس کے دوستوں میں ایک نے کہا کہ یہ محروم ہے اور اس کے لئے
چندہ کیا گیا۔

اور ایک قول کے مطابق محروم وہ ہے کہ بھول کی وجہ سے اس کا نفقہ اس کے قرابت داروں
پر واجب ہو جائے۔(۵)

جاگیرداری اور سرمایہ داری کے نظام اصل کے اعتبار سے ایک ہی ہیں۔ اس نظام کی اساس
چونکہ جلب منفعت پر قائم ہے اس لئے اس میں سود، احتکار، استحصال اور ظلم و جبر صرف روا
ہی نہیں بلکہ اس نظام کے اصول موضوعہ میں شامل ہیں جبکہ اسلام کا اقتصادی نظام عدل و
انصاف، مروت، احسان اور ایثار پر مبنی ہے اسی وجہ سے اسلام میں سود حرام ہے کیونکہ اس میں ایک
انسان دوسرے انسان کا استحصال کرتا ہے اسلام کا اقتصادی نظام انسان کو چند اخلاقی حدود کا

ہے۔ اسلام کے اقتصادی نظام میں عدل کو مرکزی حیثیت حاصل ہے۔ عدل کا تقاضا
...فرد کی معاشی ضرورتیں پوری ہوں لیکن یہ ضرورتیں پوری کرنے کے لئے وہ
...انسانوں کا استحصال نہ کرے۔ اسلام کے اقتصادی نظام کی ایک اور نمایاں خصوصیت
...صرف جسمانی ضروریات کی فکر نہیں کرتا بلکہ انسان کی روحانی ضروریات کا بھی
...ہے۔ اسلام کے اقتصادی نظام اور دوسرے نظاموں میں فرق کو ایک مفکر یوں
...ہے۔
...پہلی بات تو یہ ہے کہ جتنے نظریات اور جتنے معاشی نظام ہیں وہ سب اس زندگی
...کرتے ہیں انہیں صرف جسم کی زندگی سے واسطہ اور سروکار ہے مگر انسان محض
...نہیں ہے۔ انسان جسم اور روح دونوں کے مجموعے کا نام ہے قرآن وہ معاشی نظام
...جسم سے بھی بحث کرتا ہے اور روح سے بھی، جو اس زندگی کو بھی اجالتا ہے اور
...زندگی کو بھی روشنی بخشتا ہے۔ یہ بنیادی فرق ہے جو قرآن کے معاشی نظام میں اور
...معاشی تصورات میں موجود ہے“(۶)
...اقتصادی نظام کے اہم اصول مندرجہ ذیل ہیں۔
...نے دولت کے حصول کے لئے ناجائز ذرائع استعمال کرنے سے انسان کو روکا ہے۔
...میں قرآن حکیم میں ارشاد ہے۔ یآایھا الذین امنوا لا تاکلوا اموالکم بینکم
...باطل (۷) اس آیت میں ایمان والوں کو حکم دیا گیا ہے کہ حصول دولت کے لئے ناجائز
...استعمال نہ کیا جائے۔
...اکل حلال کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ قیامت کے دن ایک
...جو سوالات کئے جائیں گے ان سوالات میں سے ایک سوال اس کے مال و دولت
...متعلق ہوگا کہ اس کو کس طریقے سے کمایا؟
...مسعودؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن ہر انسان
...سوالات کئے جائیں گے۔ ایک سوال زندگی کے متعلق ہوگا کہ زندگی کس طرح

گزاری؟ جوانی کس طرح بسر کی؟ مال کس طریقے سے کمایا اور کہاں صرف کیا؟ جو علم
حاصل کیا تھا اس پر کہاں تک عمل کیا(۸)

اسلام نے صرف جائز اور حلال اسباب اختیار کرنے کا حکم نہیں دیا بلکہ دولت کے حصول کے بعد اس کو خرچ کرنے کے بھی بعض اصول مقرر کئے۔ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو حکم دیا ہے کہ وہ فضول خرچی سے اجتناب کریں اور بے جا نمود و نمائش سے گریز کریں۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔ والذین اذا انفقوا لم یسرفو ولم یقتروا وکان بین ذلک قوماً (۹)

اللہ کے نیک بندے وہ ہیں جو خرچ کرتے وقت نہ اسراف سے کام لیتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں بلکہ اس کے درمیان رہتے ہیں۔ اسلام ایک مسلمان کو سادہ طرز زندگی اختیار کرنے کا حکم دیتا ہے۔ سادہ طرز عمل اپنانے سے معاشرے کے بہت سے مسائل حل ہو جاتے ہیں۔ ضروریات زندگی کے سلسلے میں ایک انسان کو ابتدائی ضرورت مکان کی ہوتی ہے۔ موجودہ دور میں عالی شان محلات اور بڑے بڑے بنگلے، فخر و مباہات کا ایک بڑا ذریعہ ہیں لوگ اپنی دولت کا زیادہ حصہ عالیشان محلات تعمیر کرنے پر صرف کرتے ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ ایک صحابی نے بہت شاندار محل بنایا۔ ایک دن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کے ہمراہ اس مکان کے پاس گزرے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کہ یہ مکان کس نے بنایا ہے؟ صحابہ نے اس صحابی کا نام بتایا کہ یہ فلان صحابی نے بنایا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ چند دنوں کے بعد وہی صحابی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تشریف لائے اور حضور کو سلام کیا۔ مگر انہوں نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ جب صحابی کو حضور کی ناراضگی کا پتہ چل گیا تو انہوں نے وہ عمارت گرادی۔(۱۰)

(۲) بعض اوقات حکومتیں مختلف چیزوں کے بھاؤ مقرر کرتی ہیں اس کو فقہ کی اصطلاح میں تسعیر کہتے ہیں۔ شریعت نے عام حالات میں تسعیر کی حوصلہ شکنی کی ہے۔ عہد نبوی میں ایک دفعہ غلے کے بھاؤ بڑھ گئے بعض صحابہ نے آپ سے نرخ مقرر کرنے کی درخواست کی

۱۲۷

... میں آپ ﷺ نے فرمایا ان اللہ ھو المسعر القابض الباسط الرزاق
... رجو ان القی اللہ ولیس احد منکم یطالبنی بمظلمة فی دم ولا مال

... ﷺ کے اس ارشاد کا مطلب یہ ہے کہ نرخ مقرر کرنے والا، فراخی اور تنگی لانے والا ... ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ میں اللہ تعالیٰ سے اس حالت میں ملوں کہ میں نے کسی ... کے معاملے میں کوئی زیادتی نہیں کی ہو۔ حقیقت بھی یہی ہے کہ آج کل کے حالات ... حکومت کسی چیز کے نرخ مقرر کرتی ہے تو وہ چیز بازار سے بالکل غائب ہو جاتی ... ن کا یہ اقدام فائدے کی بجائے نقصان کا باعث بنتا ہے۔ ... صحیح طریقہ یہ ہے کہ مال کو مناسب نفع پر بیچا جائے۔ غیر معمولی نفع کمانا یا گرانی کی ... کی چیز کو روکے رکھنا اسلام میں ممنوع ہے۔ اسی وجہ سے اسلام میں احتکار کو منع کیا ... ایک روایت میں عمر فاروقؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ... نے مسلمانوں پر ذخیرہ اندوزی کی اللہ تعالیٰ اس کو افلاس یا جذام میں مبتلا کرے گا۔

... اسلام اقتصادی مساوات کا قائل نہیں اللہ تعالیٰ نے رزق کے معاملے میں تمام بندوں کو ... نہیں رکھا بلکہ ان کو مختلف طبقات میں پیدا کیا اور یہی فطرت کا بھی تقاضا ہے۔ رزق اور ... دولت میں تفاوت خود قرآن کریم سے ثابت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

... فضل بعضکم علی بعض فی الرزق (۳) یعنی روزی دینے میں اللہ تعالیٰ نے ... بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے

... یہ واضح حقیقت ہے کہ اقتصادی معاملات میں تفاوت سے دنیا کا نظام قائم ہے۔ جو غریب ... لوگ ہیں وہ مالداروں کی خدمت بجا لاتے ہیں۔ بعض لوگ ان کے کارخانوں میں کام ... کرتے ہیں اور بعض ان کے کھیتوں میں اپنا خون پسینہ ایک کر کے قسم قسم کی فصلیں اگاتے ہیں ... اقتصادی لحاظ سے تمام لوگ برابر ہوتے تو مزدوری اور زمینداری کرنے والا کوئی نہ ہوتا

علامہ زمخشری لکھتے ہیں۔

انه سبحانه جعلكم متفاوتين فى الرزق فرزقكم افضل مما رزق مماليككم وهم بشر مثلكم (۱۴)

یعنی اللہ تعالیٰ نے تم کو روزی دینے میں متفاوت پیدا کیا اور تم کو اپنے غلاموں سے بہتر روزی دے دیا حالانکہ وہ بھی تمہارے جیسے انسان ہیں۔

اسی طرح ایک روایت میں ہے

لایزال الناس بخیر ماتفاضلوا فاذا تساووا ھلکوا (۱۵)

اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جب تک لوگوں میں ایک دوسرے پر برتری موجود رہے گی فائدے میں رہیں گے لیکن جب وہ برابر ہو جائیں گے تو ہلاک ہو جائیں گے اس میں شک نہیں کہ دنیا کا نظام مال و دولت میں تفاوت کی وجہ سے قائم ہے اگر اس دنیا میں اقتصادی لحاظ سے تمام لوگ برابر ہو جائیں تو دنیا کا نظام ایک لمحے کے لئے بھی نہ چل سکے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ سرمایہ داری اور اشتراکیت ایک ہی تہذیب کے دو پہلو ہیں ان میں سے کوئی بھی ہمارے مسائل کا حل نہیں۔ دونوں کا مزاج مادہ پرستانہ ہے۔ دونوں انسان کو معاشی حیوان بناتے ہیں۔ دونوں میں سے کسی کے پاس عدل و انصاف کا کوئی مستقل معیار نہیں۔ دونوں نظام آزمائے گئے لیکن ان دونوں میں سے کوئی بھی انسانیت کو حقیقی اطمینان نہ دے سکا۔ دونوں نظام مال و دولت کے معاملے میں افراط و تفریط کا شکار ہوگئے ہیں۔ افراط کے نتیجے میں ارتکاز دولت کی لعنت اور اونچ نیچ کی سماجی برائیاں جنم لیتی ہیں جبکہ تفریط سے انفرادی ملکیت کا خاتمہ ہوتا ہے جس کے نتیجے میں تمام معاشرہ سے الفت و محبت اور مواسات و ہمدردی کے جذبات ختم ہو جاتے ہیں۔ اور تمام معاشرہ فساد و بگاڑ کا شکار ہو جاتا ہے۔

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ اسلام کا اپنا ایک مستقل معاشی نظام ہے جو اشتراکیت اور سرمایہ دارانہ نظام دونوں سے بنیادی طور پر مختلف ہے۔ اور یہ دنیا اس وقت حقیقی معنوں میں امن و آشتی کا گہوارہ بنے گی جب اس میں عملی طور پر اسلام کا اقتصادی نظام نافذ ہو جائے

ہے کہ اسلام کا اقتصادی نظام ہماری تمام مشکلات کا حل ہے

وائے نادانی کہ تو محتاج ساقی ہو گیا
مے بھی تو، مینا بھی تو، ساقی بھی تو، محفل بھی تو

اسلام نے کاروبار اور تجارت میں دیانت داری کو لازمی قرار دیا ہے اور حکم دیا ہے کہ سامان میں ہر قسم کے عیب کو ظاہر کیا جائے۔ ایک روایت میں ہے کہ ایک مرتبہ نبی کریم ﷺ ایک آدمی کے پاس سے گزرے جو غلہ فروخت کر رہا تھا۔ حضور ﷺ نے اس میں ہاتھ ڈال کر اندر سے کچھ غلہ نکالا تو یہ غلہ باہر کے غلے کی طرح نہیں تھا۔ نبی کریم ﷺ نے اس سے پوچھا کہ اندر والے غلے میں تری کیوں ہے؟ اس نے جواب دیا اس پر بارش ہوئی تھی۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے خراب غلے کو غلے کے اوپر کیوں نہیں رکھا؟ اور جو دھوکہ کرے وہ ہم میں سے نہیں؟ (۱۶)

نبی کریم ﷺ نے معاملات میں بد دیانتی کو ایک عظیم گناہ قرار دیا ہے اور فرمایا ہے مال حرام پر پلا گوشت پروان نہیں چڑھتا بلکہ اس کا اصل ٹھکانا جہنم کی آگ ہے (۱۷)

ایک روایت میں ہے جس کاروبار میں دھوکہ کیا جائے اور غلط بیانی سے کام لیا جائے اس کاروبار سے برکت اٹھ جاتی ہے۔ (۱۸)

ایک اور روایت میں نبی کریم ﷺ فرماتے ہیں خریدار اور بائع جب تک ایک دوسرے سے جدا نہ ہو جائیں وہ معاملہ کرنے یا نہ کرنے میں پورا اختیار رکھتے ہیں۔ اگر انہوں نے راست بازی اور راست بیانی سے کام لیا تو ان کے معاملے میں برکت ہو گی۔ اگر انہوں نے غلط بیانی سے کام لیا تو ان کے معاملے میں برکت نہیں ہو گی (۱۹)

اسلامی معاشرے میں غریب اور نادار لوگوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے مالدار لوگوں پر زکوٰۃ فرض کی۔ اسلام اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ امت کے مختلف افراد کے درمیان اتنا تفاوت پایا جائے کہ کچھ لوگ تو عیش و عشرت کی زندگی گزاریں اور بعض لوگوں کی بنیادی ضروریات بھی پوری نہ ہوں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جب جنہوں سے ان

کے جہنم میں جانے کے اسباب کے متعلق پوچھا جائے گا تو وہ جواب میں کہیں گے کہ ہم نماز
پڑھنے والے نہیں تھے اور بھوکوں کو کھانا نہیں کھلاتے تھے - قرآن کریم میں ان کے اس
جواب کو اس طرح ذکر کیا گیا ہے

قالوا لم نك من المصلين ○ ولم نك نطعم المسكين ○(٢٠)

زکواۃ اسلام کا ایک ایسا اقتصادی نظام پیش کرتا ہے کہ اگر مالدار مسلمان اس پر قرآن کریم کی
ہدایت کے مطابق عمل کریں تو روئے زمین پر ایک مسلمان بھی نادار نظر نہ آئے - زکواۃ کی
اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ان لوگوں کے خلاف
جہاد کا اعلان کیا جنہوں نے زکواۃ دینے سے انکار کیا بخاری شریف میں ہے جب نبی کریم صلی
اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو ان کے بعد حضرت ابو بکر صدیقؓ خلیفہ ہو گئے اس دوران بعض
لوگوں نے زکواۃ دینے سے انکار کر دیا - حضرت ابو بکر صدیقؓ نے ایسے لوگوں کے خلاف جہاد کا
اعلان کیا - تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا تم ایسے لوگوں سے کس طرح لڑ سکتے ہو - جنہوں نے
کلمہ پڑھا ہے حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے مجھے لوگوں سے جنگ کرنے کا حکم
دیا گیا ہے یہاں تک کہ وہ لا إله إلا الله کہیں - اور جس نے اس کلمے کو پڑھا اس نے اپنی جان اور
مال کی حفاظت کی - یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا خدا کی قسم! میں ان لوگوں سے
لڑوں گا جو نماز اور زکواۃ میں فرق کرتے ہیں - کیونکہ زکواۃ ایک مالی حق ہے خدا کی قسم! اگر وہ
ایک بکری کا ایک بچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کرتے تھے اور وہ مجھے اس کے دینے سے
انکار کریں تو میں اس کے لئے بھی ان سے جہاد کروں گا - حضرت عمرؓ فرماتے ہیں اس کے بعد
میں نے بھی حضرت ابو بکرؓ کی رائے کو تسلیم کیا (٢١)

زکواۃ کی فرضیت کا اہم مقصد یہی ہے کہ معاشرے میں جو لوگ نان شبینہ سے محروم ہیں
اپنے بچوں کے جسم ڈھانپنے کے لئے ان کے پاس کپڑا نہیں مالدار لوگ زکواۃ ادا کر کے ان کی
ضروریات کو پورا کریں - یہ ایک فطری بات ہے کہ مال کی محبت انسان کے انگ انگ میں اس
طرح رچی بسی ہے کہ اکثر لوگ بطیب خاطر زکواۃ ادا نہیں کرتے اور مختلف حیلوں بہانوں سے

راہیں ڈھونڈتے ہیں - ایک اسلامی ریاست کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ جبر
لوگوں سے زکواۃ وصول کرے -
اسلام املاک کی جبری وصولی سے روکتا ہے خواہ وہ معاوضے پر کیوں نہ ہو - اس بارے میں
قرآن کریم میں ایک بنیادی ضابطے کو بیان کیا گیا ہے - ارشاد باری تعالی ہے -

يا ايها الذين امنوا لاتأكلوا اموالكم بينكم بالباطل الا ان تكون تجارة عن
تراض منكم (٢٢)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال کو ناحق طور پر مت کھاؤ مگر یہ کوئی تجارت ہو
باہمی رضامندی سے ہوئی ہو -
اوقات عام مصالح کے لئے ایک شخص کے مکان یا کسی کے کھیت کی ضرورت پڑ جاتی ہے
مثلاً حکومت کسی مقام پر سڑک یا ہسپتال بنانا چاہتی ہے ایک آدمی کا مکان یا کھیت اس کی زد
آتا ہے تو اس صورت میں حکومت وقت اس مطلوبہ کھیت یا مکان کو مالک سے جبراً لے سکتی
اس ضمن میں فقہ کا مسلمہ قاعدہ ہے -

الحاجة تنزل منزلة الضرورة (٢٣) یعنی حاجت بعض اوقات ضرورت بن جاتی ہے -
صورت میں یہ بات ضروری ہے کہ جائداد کے مالک کو مناسب قیمت دے کر اس سے
مطلوبہ چیز خریدی جائے اس بارے میں ہمارے لئے حضرت عمر فاروقؓ کا وہ واقعہ ایک بہترین
مثال ہے جسے امام بیہقی نے تفصیلاً بیان کیا ہے -

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمرؓ نے مسجد نبوی میں توسیع کا ارادہ فرمایا جس
طرف آپ مسجد نبوی میں توسیع کرنا چاہتے تھے وہاں حضرت عباسؓ کا گھر بیچ میں آ گیا حضرت
نے حضرت عباسؓ کو گھر کے عوض معاوضہ دینا چاہا - لیکن حضرت عباسؓ نے انکار کیا اور
کہا کہ یہ زمین مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی میں اس کو کسی صورت بیچنا
نہیں چاہتا - جب مسئلہ کسی طرح حل نہ ہوا اور اختلاف نے شدت اختیار کر لی تو دونوں نے
ابن کعبؓ کو اپنا ثالث مقرر کر لیا - دونوں نے ابی بن کعبؓ کے سامنے اپنا اپنا موقف بیان

کیا- جب ابی بن کعبؓ نے دونوں کی بات سنی تو فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندے اور نبی داؤد علیہ السلام کو حکم دیا تھا کہ اس کے لئے ایک گھر بنائے حضرت داؤد نے پوچھا کہ یہ گھر کہاں ہو؟

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس جگہ جہاں تم دیکھ رہے ہو کہ ایک فرشتہ تلوار سونت لئے کھڑا ہے- حضرت داؤد نے فرشتے کو صخرہ کے مقام پر دیکھا لیکن وہاں اس وقت بنی اسرائیل کے ایک لڑکے کا گھر تھا- حضرت داؤد نے اس لڑکے کو اپنا مدعا بیان کیا اس لڑکے نے کہا کہ کیا اللہ تعالیٰ نے آپ کو یہ حکم دیا ہے کہ یہ گھر مجھ سے میری رضامندی کے بغیر لے لیں؟ حضرت داؤد نے فرمایا نہیں اللہ نے مجھے ایسا حکم نہیں دیا ہے- بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ حکم دیا کہ میں تم کو راضی کر کے تیری رضامندی سے یہ زمین خرید لوں چونکہ داؤد کو اس زمین کی ضرورت تھی لہذا انہوں نے یہ زمین نوجوان کی خواہش کے مطابق قیمت ادا کر کے خرید لی

جب ابی بن کعبؓ اپنا واقعہ بیان کر چکے تو حضرت عباسؓ نے فرمایا کیا آپ نے میرے حق میں فیصلہ نہیں فرمایا ہے؟ حضرت ابی بن کعبؓ نے فرمایا ہاں میرا فیصلہ آپ کے حق میں ہے- حضرت عباسؓ نے یہ سن کر کہا کہ میں آپ لوگوں کو گواہ بناتا ہوں کہ میں نے اپنا مکان کسی معاوضے کے بغیر فی سبیل اللہ مسجد کو دے دیا(۲۴)

(۷) بعض اوقات کوئی ملک مالی بحران کی زد میں آتا ہے جس کی وجہ سے ملک کے اکثر ہی باشندے بھوک اور افلاس کا شکار ہوتے ہیں- عام لوگوں کو اپنے بنیادی ضروریات کی چیزیں آسانی سے دستیاب نہیں ہوتیں- ایسے حالات میں حکومت مالیاتی ایمرجنسی نافذ کر سکتی ہے اور ایسے اقدامات کر سکتی ہے جو وہ عام حالات میں نہیں کر سکتی جیسا کہ ایک روایت میں ہے کہ ایک دفعہ عیدالاضحیٰ کے موقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پابندی لگائی تھی کہ ایام تشریق کے بعد کوئی شخص قربانی کا گوشت اپنے گھر میں سنبھال کر نہ رکھے بلکہ اپنے حاجتمند اور ضرورت مند بھائیوں کو دے دے کیونکہ اس سال عام لوگ بھوک کی وجہ سے سخت تکلیف میں مبتلا تھے- لیکن دوسرے سال جب حالات معمول پر آ گئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ

...نے ان کو قربانی کا گوشت ذخیرہ کرنے کی اجازت دی-(۲۵)

...کوئی شک نہیں کہ غربت وافلاس، بے روزگاری اور مہنگائی نے موجودہ دور میں عوام ...حال کر دیا ہے- جبکہ دوسری طرف ملک میں ایک ایسا طبقہ بھی موجود ہے جن کے پاس ...ضرورت سے زیادہ موجود ہے لیکن وہ اپنی مرضی سے غریب عوام کو کچھ دینے کے لئے تیار ...ایسے حالات میں اسلام کا اقتصادی نظام غریبوں کی تمام مشکلات کو حل کر سکتا ہے- ...نظام کی رو سے تو وہ شخص مسلمان نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر سو جائے لیکن اس کے پڑوس ...اس کا ہمسایہ بھوکا سوئے- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایک روایت میں فرماتے ہیں- ما ...من بی من بات شبعانا وجارہ جائع وجارہ جائع الی جنبہ وھو یعلم بہ (۲۶) اس روایت کا مطلب یہ ہے کہ جو آدمی پیٹ بھر کر سوئے اور اس کے پڑوس میں اس کا ...بھوکا سوئے اور وہ اس بات کو جانتا ہو وہ مجھ پر ایمان نہیں لایا-

(۸) اسلام کے اقتصادی نظام کی اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ جو مال اور سامان ایک انسان کی ضرورت سے زائد ہو اس کو خدا کی راہ میں قربان کر دے

حضرت ابو سعید خدریؓ فرماتے ہیں کہ ایک سفر میں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ...اسی دوران ایک سوار آیا اور ادھر ادھر دیکھنے لگا- پس نبی کریم نے ہم سے فرمایا جس کے پاس زائد سواری ہو وہ اس شخص کو سواری دی دے جس کے پاس سواری نہ ہو- اور جس شخص کے پاس زائد توشہ ہو وہ اس شخص کو دے دی جس کے پاس توشہ نہ ہو- راوی حدیث فرماتی ہیں کہ حضور نے مختلف قسم کے اموال کا ذکر کیا یہاں تک کہ ہمارا خیال پیدا ہوا کہ زائد مال میں ہمارا کوئی حق نہیں (۲۷)

اسلام ایک عادلانہ مذہب ہے وہ زندگی کے دیگر شعبوں کی طرح معاشی میدان میں بھی انصاف کا مطالبہ کرتا ہے- اسلام کے اقتصادی نظام کے مطابق ملک کی مال و دولت پر ایک مخصوص طبقے کی اجارہ داری نہیں ہونی چاہئیے اور ریاست کے تمام شہریوں کو بنیادی ضروریات کی فراہمی اسلام کے نظام اقتصاد کا بنیادی نکتہ ہے-

اسلام کے اقتصادی نظام کے اس بنیادی نکتے کو ایک محقق یوں بیان کرتے ہیں

اسلامی نظام معیشت کے تحت جن لوگوں کے پاس مال و دولت ہے ان کا فرض ہے کہ وہ اپنی ضرورت سے زائد مال و دولت ان لوگوں کو دے دیں جن کے پاس ضروریات زندگی پوری کرنے کے لئے دولت، مال یا وسائل نہیں ہیں۔ اسی طرح دولت محض چند ہاتھوں میں رہنے کی بجائے کئی ایک ہاتھوں میں پہنچ کر بٹ جائے گی۔ اور دولت کی غیر منصفانہ تقسیم یا ارتکاز کے باعث جو معاشی ناہمواریاں پیدا ہونے کا خطرہ لاحق تھا وہ جاتا رہے گا۔(۲۸)

اسلام نے انسانیت کے تحفظ اور بقاء کی خاطر اس امر کو حرام قرار دیا ہے کہ دولت مند اپنے نادار بھائی کی حاجت روائی کو جلب منفعت کا ایک موقعہ جان کر اس کی حاجت تو پورا کریں کر بعد میں اس پر اتنا بوجھ لادا جائے جو اس کی برداشت سے باہر ہو۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ اسلامی نظام اقتصاد سے انحراف کے نتیجے میں طبقاتی جنگ، معاشرتی ظلم، احتکار اور ایک دوسرے کا استحصال جیسے سنگین مسائل پیدا ہوئے ہیں جو آج کل بنی نوع انسان کے لئے ایک چیلنج بنے ہوئے ہیں۔

بدلنا ہے تو مے بدلو، نظام مے کشی بدلو
وگرنہ ساغر و مینا بدل جانے سے کیا ہوگا؟

مصادر و مراجع

(۱) الھمزہ-۱ تا ۲
(۲) التوبہ-۳۴
(۳) الحشر-۷
(۴) الذاریت-۱۹
(۵) الجامع لاحکام القرآن، علامہ قرطبی، الذاریات-۱۹
(۶) اسلام کے معاشی تصورات، کوثر نیازی، علمی پرنٹنگ پریس لاہور، ص ۵۳
(۷) النساء-۲۹
(۸) جامع الترمذی، ابو عیسی محمد بن عیسی الترمذی، ابواب صفة القیامة، باب ماجاء فی شان الحساب والقصاص

(۹) ...ان-۶۷
(۱۰) سنن ابی داؤد، امام ابوداؤد سلیمان بن الاشعث السجستانی، ابواب السلام باب البناء
(۱۱) سنن ابی داؤد، کتاب الاجارة باب فی التسعیر
(۱۲) مسند امام احمد بن حنبل، بذیل مسند عمر رضی اللہ عنہ
(۱۳) النحل-۷۱
(۱۴) تفسیر کشاف، علامہ زمخشری، النحل-۷۱
(۱۵) فتح الباری شرح صحیح البخاری، حافظ ابن حجر عسقلانی، کتاب الفتن باب ظہور الفتن
(۱۶) سنن ابن ماجہ، ابو عبداللہ محمد بن یزید القزوینی، ابواب التجارات باب النہی عن الغش
(۱۷) جامع الترمذی، ابواب الصلواة باب ماذکر فی فضل الصلواة
(۱۸) سنن النسائی، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب النسائی، کتاب البیوع باب ما یجب علی التجار من التوقیة فی مبایعتهم
(۱۹) الجامع الصحیح للبخاری، کتاب البیوع باب اذا بین البیعان ولم یکتما ونصحا
(۲۰) المدثر-۴۳ تا ۴۴
(۲۱) الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الزکوة باب وجوب الزکوة
(۲۲) النساء-۲۹
(۲۳) الاشباہ والنظائر، للامام ابن نجیم، ایچ ایم سعید کمپنی ادب منزل پاکستان چوک کراچی
(۲۴) سنن الکبری، للبیہقی، ج ۶ کتاب الوقف باب اتخاذ المسجد والسقایات وغیرھا
(۲۵) سنن ابی داؤد، کتاب الاضاحی باب فی حبس لحوم الاضاحی
(۲۶) المعجم الکبیر، حافظ ابو القاسم سلیمان بن احمد الطبرانی، مکتبہ ابن تیمیہ قاہرہ جزء اول بذیل حرف المیم حدیث نمبر ۷۵۱
(۲۷) الجامع الصحیح للمسلم، کتاب اللقطة باب استحباب المواساة بفضول المال
(۲۸) شاہ ولی اللہ اور معاشیات، ایاز صدیقی، القلم دار الاشاعت اسلام آباد، ص ۱۰۲

اسلام کا عادلانہ نظام طلاق

خالد محمود
شریک درجہ تخصص سال دوم
جامعہ عثمانیہ پشاور

نکاح اگر ایک طرف عفت اور پاکدامنی اور تقوی و پرہیزگاری جیسی عظیم نعمت اور مقصد کے حصول اور اس کی حفاظت کا ذریعہ ہے تو دوسری طرف اس کے ذریعے بقائے نسل کا سلسلہ بھی جاری رہتا ہے اس بناء پر اللہ تعالی نے انسان میں شہوت پیدا کی ہے تاکہ اللہ تعالی کی اس مراد کی تنفید ہو سکے۔(۱)

لیکن بعض اوقات میاں بیوی کی عدم موافقت کی بناء پر ایسے حالات پیدا ہو جاتے ہیں کہ جن میں چین اور سکون سے رہنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اور میاں بیوی ایک دوسرے کے لئے مستقل دردسر بن جاتے ہیں۔ ان حالات میں چونکہ نکاح کا مقصود اصلی بالکلیہ فوت ہو جاتا ہے۔ اس بناء پر شریعت نے شوہر کو اس کی اجازت دی ہے۔ کہ اگر وہ ایسے حالات میں عورت کو چھوڑ دے تو اس میں کوئی حرج نہیں عورت کو اپنے نکاح سے آزاد کرنے کا شرعی اور صحیح طریقہ طلاق ہے۔ چونکہ بعض اوقات طلاق کا انجام صرف دو انسانوں کی جدائی پر مبنی نہیں ہوتا بلکہ دو خاندانوں، قبیلوں یا قوموں کی دشمنی کا سبب بن جاتا ہے جس سے عداوت، خونریزی، قتل و غارت جیسے خطرناک جرائم جنم لیتے ہیں۔ اسی وجہ سے شریعت نے ایسا نظام مقرر کیا کہ جس پر عمل کرنے سے اول تو طلاق دینے کی نوبت نہیں آتی اور اگر بالفرض آ بھی جائے تو شرعی طریقے سے طلاق دینے سے بہت سارے فتنوں کا سدباب ہو جائے گا۔

"تعرف الاشیاء باضدادھا" کے قاعدے کے موافق پہلے دوسرے مذاہب کے "نظام طلاق" کا جائزہ لینا مناسب ہو گا کیونکہ اس سے اسلام کے نظام طلاق کی خوبیاں واضح ہو جائیں گی۔

طلاق دین یہود میں - یہود کے اصل دین میں طلاق کی کھلی اجازت تھی اور اس کا اختیار صرف مرد کو حاصل تھا۔ لیکن ان کے نزدیک طلاق صرف تحریراً واقع ہو سکتی تھی۔ اور

کوئی شخص اپنی بیوی کو طلاق دے دیتا تو بعد میں اسے رجوع کرنے کا کوئی حق ... اس عورت سے کسی دوسرے شخص نے نکاح کرنے کے بعد اس کو طلاق دی ... کی مطلقہ دوسرے شوہر کے نکاح میں آجانے سے پہلے شوہر کے لئے نجس ... لئے پہلا شوہر کسی بھی صورت میں اس سے نکاح نہیں کر سکتا تھا۔ مزید کوئی ... تھی بلکہ اس کو مکمل آزادی حاصل تھی کہ جب اور جس طرح چاہے طلاق ... عورت کیلئے طلاق کے مطالبے کا کوئی حق نہیں تھا۔ البتہ مشنا اور دیگر یہودی ... کہ مخصوص حالات مثلاً خاوند جماع پر قادر نہیں یا کسی موذی مرض مثلاً ... مبتلا ہے تو بیوی کو طلاق کے مطالبے کا حق حاصل تھا۔

طلاق دین نصاری میں - یہودی مذہب کے برعکس اصل عیسائی مذہب میں ... جرم اور سخت گناہ تھا اور سوائے عورت کے زانیہ ہونے کے کسی صورت میں طلاق ... نہ تھی۔ یہ حکم اناجیل مروجہ میں موجود ہے۔ چنانچہ انجیل مرقس میں حضرت ... السلام کا یہ مقولہ نقل کیا گیا ہے کہ جس شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دیکر دوسرا نکاح ... زنا کیا اور جس عورت نے اپنے شوہر کو طلاق دیکر کسی اور سے نکاح کیا تو اس نے ... انجیل لوقا میں حضرت عیسی علیہ السلام کا یہ قول نقل کیا گیا ہے کہ جس شخص نے ... کو طلاق دیکر دوسرا نکاح کیا تو وہ زانی ہے اور جو شخص کسی آدمی کی مطلقہ سے نکاح ... زنا کے زمرہ میں آئیگا۔

طلاق دین نصاری میں شجر ممنوعہ تھا۔ جس کا نتیجہ یہ تھا کہ اگر غلطی سے دو ناموافق ... کا رشتہ نکاح قائم ہو گیا تو دونوں کی زندگی مستقل جہنم بنی رہتی تھی۔ جس سے ... کوئی راستہ نہ تھا لیکن جب اس حکم کی تعمیل ان پر دشوار ہوئی اور یہ بات سامنے آگئی کہ ... زوجین (میاں بیوی) کے درمیان منافرت اتنی بڑھ جاتی ہے کہ جس کے ہوتے ... ساتھ جینا ناممکن ہو جاتا ہے اسی وجہ سے بعض مخصوص حالات میں زوجین کو کلیسا ... مراجعت کا حکم دیا گیا۔ کلیسا کی طرف سے ان اسباب کی تحقیق کے بعد طلاق کا حکم ... تاہم شوہر یا بیوی کو کسی قسم کا اختیار نہیں تھا ۱۸۵ء تک یہ سلسلہ چلتا رہا(۳)

یورپ کی نشاۃ ثانیہ کے بعد عوام میں تحریک پیدا ہوئی کہ طلاق کی ان...
جائے-بالآخر ایک انقلابی قدم اٹھایا گیا-اور طلاق کا اختیار کلیسا کی عدالتوں سے...
عدالتوں کی طرف منتقل کر دیا گیا اور طلاق کے اعذار کی طویل فہرست...
علاوہ عورت کو بھی عدالت سے رجوع کر کے طلاق کا اختیار دیا گیا-اور فریقین کے...
ناپسندیدگی کو بھی طلاق کا قانونی جواز قرار دیا گیا-جس کی وجہ سے طلاق ایک کھیل...
رہ گیا-شوہر جس وقت چاہتا ہے طلاق دے دیتا ہے-اسی طرح عورت جس وقت...
عدالت سے رجوع کر کے طلاق لے لیتی ہے۔جس کا نتیجہ یہ ہے کہ یورپ میں طلاق کی...
جتنی کثرت ہے اس کا مشرقی ممالک کے لوگ تصور بھی نہیں کر سکتے-نکاح کا رشتہ...
ہر وقت خطرے میں رہتا ہے-

ہندو مذہب میں طلاق- ہندو مذہب میں بھی طلاق ممنوع رہی ہے...
عورت زنا کی مرتکب ہو جاتی تو اپنے مذہب سے خارج شمار کی جاتی لیکن طلاق کی کوئی...
نہ ہوتی-لیکن جب ہندوؤں نے اس حکم میں تنگی محسوس کی تو ان کے بعض فرقوں نے...
اجازت دی کہ ضرورت پڑنے پر شوہر اپنے پنڈت اور پروہت وغیرہ سے طلاق کے لئے...
سکتا ہے-چنانچہ جنوبی ہندوستان میں اب اکثر فرقوں کے نزدیک طلاق کا سلسلہ ہے...
ہند میں اب بھی سوائے چند نچ فرقوں کے طلاق کا رواج نہیں اور شرفاء کے نزدیک اس...
تک ناجائز سمجھا جاتا ہے-(۴)

طلاق دین اسلام میں -اسلام نے طلاق کا جو عادلانہ نظام مقرر کیا ہے وہ افراط...
و تفریط سے پاک ہے جو دوسرے مذاہب میں پایا جاتا ہے-اسلام نے طلاق کو نہ بالکل...
قرار دیا اور نہ اس کی بے لگام اجازت دی-دراصل اسلامی تعلیمات کا منشا یہ ہے کہ رشتہ...
پائیدار اور خوشگوار ہو اور بوقت مجبوری طلاق کی بھی گنجائش ہو جس کا کسی قدر اندازہ...
احکام سے لگایا جا سکتا ہے-

(۱) نکاح سے پہلے مرد کو اس کی اجازت دی گئی کہ وہ اپنی مخطوبہ کو دیکھ لے تاکہ وہ بعد...
ساتھ رشتہ نکاح قائم کرے اور بعد میں بد صورتی وغیرہ کی بناء پر رد کرنے کی نوبت نہ آئے...

...طلاق کو پسند نہیں کیا گیا بلکہ شوہر کو یہ تاکید کی گئی کہ وہ خوبی کے
...اور خوش اخلاقی سے پیش آئے-(۵)
...کی طرف سے کوئی بات ایسی پیش آئے جس کا برداشت کرنا شوہر
...حالت میں بھی مرد کو اس کی تاکید کی گئی ہے کہ وہ طلاق دینے کی
...اصلاح کی فکر کرے پہلے اس کو نرمی سے سمجھائے-اور اگر محض
...نہ آئے تو دوسرا درجہ یہ ہے کہ اس کا بستر اپنے سے علیحدہ کرے
...وہ شوہر کی ناراضگی کا احساس کر کے اپنے فعل پر نادم ہو جائے اور جو
...سزا وجیہ سے بھی متاثر نہ ہو تو پھر اس کو معمولی مار مارنے کی بھی اجازت
...اس کے بدن پر اثر نہ پڑے اور ہڈی ٹوٹنے یا زخم لگنے تک نوبت نہ آئے اور چہرہ
...امتناع فرما دیا گیا-(۶)
...کے درمیان اختلافات شدید ہوں اور اصلاح کے مذکورہ طریقوں سے کام
...کے اقرباء کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ اصلاح کی کوشش کرے تاکہ گھر کا جھگڑا
...خاندان ہی میں ختم ہو جائے-(۷)
...کوششیں بھی بار آور نہ ہوں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ دونوں کی طبیعتوں
...رکھنا بھی ظلم ہے-ایسی صورت میں
...طلاق کی اجازت دی گئی ہے لیکن اس کو ابغض المباحات (جائز امور میں سب سے
...قرار دیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ سوچ سمجھ کر انتہائی مجبوری کی حالت میں
...ایسے طہر میں ہو جس میں صحبت نہ ہوئی
...طلاق کے لئے یہ بھی ضروری قرار دیا گیا کہ وہ ایسے طہر میں ہو ... طلاق کے بعد عدت کا شمار بھی
...طلاق کی وقتی منافرت کے سبب سے نہ دی جائے اور
...تاکہ اگر حالات روبہ صلاح ہونے
...حکم دیا گیا کہ صرف ایک طلاق دیکر چھوڑ دے ... بھی تجدید نکاح کی گنجائش ہو-
...عدت کے دوران رجوع کر سکے ممکن ہو اور عدت کے بعد

(۸) اگر شوہر یہ چاہتا ہو کہ عورت طلاق کے بعد اس کی طرف لوٹ کر نہ آسکے اور مطلقہ ہو جائے تب بھی اس کو ایک طہر میں تین طلاقیں دینے سے روکا گیا ہے اور اس کے لئے یہ طریقہ مقرر کیا گیا ہے کہ ہر طہر میں ایک طلاق دے یہاں تک کہ تین طلاقیں مکمل ہو کر اس کا مقصد پورا ہو جائے اس طریقہ میں یہ حکمت ہے کہ اس کو اس صورت میں تقریباً دو مہینے سوچ بچار کے مل جائیں گے-اس عرصہ میں وہ طلاق کے نتائج کا مشاہدہ کر کے فیصلہ کرے گا اور اگر اس کو عورت کی اصلاح محسوس ہونے لگی تو تین طلاق مکمل ہونے سے پہلے رجوع کرنے پر قادر ہو گا جبکہ بیک وقت تین طلاق کی صورت میں یہ فائدہ حاصل نہ ہو سکے گا

(۹) پھر طلاق کا یہ سارا اختیار مرد کو دیا گیا ہے کیونکہ عورتیں عموماً جذباتی اور عجلت پسند ہوتی ہیں اس لئے طلاق کے معاملہ میں ان سے متوازن فیصلہ مشکل اور بے اعتدالی کا خطرہ ہے البتہ چونکہ بعض صورتیں ایسی ہو سکتی ہیں کہ عورت معقول وجوہ کی بناء پر علیحدگی چاہتی ہو اس کے لئے "خلع" کا راستہ رکھا گیا ہے-نیز خاص خاص حالات میں عدالت کے ذریعے نکاح فسخ کرا سکتی ہے-مثلاً شوہر مجنون، مفقود، عنین (نامرد) ہو یا نان نفقہ نہ دیتا ہو یا [illegible] غیر مفقود ہو اور عورت کو اپنی عصمت کا خطرہ ہو

ان احکات کے ذریعہ ان تمام خرابیوں کا سدباب کر دیا گیا ہے جو مذکورہ افراط و تفریط سے ہو سکتی ہیں- حقیقت یہ ہے کہ اگر اس نظام پر ٹھیک ٹھیک عمل کیا جائے تو نکاح و طلاق کے تمام قضیے بآسانی نمٹائے جا سکتے ہیں-

(۱) تفسیر الفاتحة الکبیر ج ۲/ ۶۷۴
(۲) تکملة فتح الملهم ج ۱/ ۱۳۲
(۳) تکملة فتح الملهم ج ۱۰/ ۱۳۲
(۴) تکملة فتح الملهم ج ۱/ ۱۳۳
(۵) النساء/ ۱۹
(۶) معارف القرآن ج ۲/ ۳۹۹، ۴۰۰
(۷) النساء/ ۳۵
(۸) تکملة فتح الملهم ج ۱/ ۱۳۴

تبصرہ کتب

مولانا حسین احمد

کتاب:-الانتصار علی کتاب الآثار (جلد دوم)
مؤلف:-مولانا مفتی حفیظ الرحمن صاحب
صفحات:-۴۸۸
ناشر:-دار التصنیف دار العلوم سعیدہ اوگی مانسہرہ

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے چالیس ہزار احادیث سے منتخب اپنے مجموعے کو مختلف ... اپنے شاگردوں کو املاء کرایا-جس کے نتیجے میں ابواب کی تقدیم و تاخیر اور آثار کی ... کے اعتبار سے مختلف نسخے وجود میں آئے جن میں کتاب الآثار بروایت امام ابو یوسفؒ ... الآثار بروایت امام محمدؒ تو مطبوع اور دستیاب ہیں اور امام زفرؒ اور حسن بن زیادؒ اور ... شاگردوں نے جو آثار نقل اور جمع کئے ان کا کتابوں میں صرف ذکر ملتا ہے کتاب کہیں ... ہیں-پھر ان دونوں میں بھی جو شہرت اور قبولیت امام محمدؒ کی کتاب الآثار کو ملی ہے وہ ...فؒ کی کتاب کو نہیں ملی-

...اہمیت اور عظمت کے لئے یہی کافی ہے کہ یہ اصل تالیف تو امام ابو حنیفہؒ کی ہے جن کی ... کا سواد اعظم کر رہا ہے اور جن کے متعلق امام شافعیؒ جیسے جلیل القدر امام نے فرمایا ...الناس عیال علی أبی حنیفه فی الفقه "لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہؒ کے محتاج ... امام ابو حنیفہؒ سے روایت کرنے والے ان کے شاگرد "امام محمد" ہیں جو فقہ الحنفیہ کے ... بڑے شارح ہیں اور جن کے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ اگر امام ابو حنیفہؒ کی تبعیت سے ... مستقل اجتہاد کا دعویٰ کرتے تو ان کے لاکھوں مقلد ہوتے-

... کی یہ پہلی کتاب ہے جو فقہی ابواب کے طرز پر مرتب کی گئی ہے مرفوع احادیث کے ... میں صحابہ اور تابعین کے آثار بھی ہیں جو فقہ حنفی کا اصل مأخذ اور مدار ہیں-امام محمدؒ ... میں امام ابو حنیفہؒ کا مذہب نقل کیا ہے اور جہاں کہیں اپنے استاد سے اختلاف کر کے ... کے قول کو ترجیح دی ہے وہاں اس کی تصریح فرمادی ہے-احادیث کی دوسری کتب کی

[illegible] کتاب الآثار کی شروحات کم ہیں [illegible] کتاب [illegible]

سے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب میں شامل ہے اس لئے [illegible]

کی عام فہم اور اچھی شرح کی ضرورت محسوس کی جا رہی تھی۔ [illegible]

ڈاکٹر حبیب اللہ [illegible] شہید کے قلم سے اس کی شرح [illegible] کے نام سے [illegible]

جس نے کسی حد تک اس ضرورت کو پورا کر دیا۔

مگر حقیقت یہ ہے کہ تشنگی پھر بھی باقی رہی اس لئے کہ اس عام اور [illegible]

شرح اب بھی نہیں تھی جس سے اب طلبہ [illegible]

میں ائمہ کے [illegible] مستدلات [illegible]

کی ضرورت اب بھی باقی تھی۔

مولانا مفتی حبیب الرحمن صاحب استاد حدیث دارالعلوم [illegible]

یہ کام شروع کیا تین سال [illegible] جلد [illegible]

لیا۔ قرآن کی [illegible] اور اب دوسری جلد [illegible]

الامام و جلوسہ [illegible] تک ہے۔

اس تالیف میں آثار کا ترجمہ [illegible] شرح میں [illegible]

اقوال [illegible] ترجمہ [illegible] ہے۔ اس کے بعد اصل مسئلہ کی تشریح اور مختلف فیہ مسائل [illegible]

تفصیل کے ساتھ ائمہ کے مستدلات کا ذکر اور راجح کی ترجیح کر دی گئی ہے۔ [illegible]

کچھ لیا گیا ہے اس کا حوالہ ساتھ دیا گیا ہے۔ [illegible] ابواب کے آخر میں باب سے متعلق [illegible]

مسائل بھی ذکر کر دئے گئے اس طرح یہ کتاب [illegible] طلبہ کے لئے نہایت [illegible]

دوسری شروح سے مستغنی کر دینے والی ہے۔ ان باطنی خوبیوں کے ساتھ ساتھ [illegible]

خوبصورت ٹائٹل، مضبوط جلد اور اعلیٰ کاغذ کے ساتھ کتاب کا ظاہر بھی خوب ہے [illegible] ابواب

میں سے ابھی صرف [illegible] ابواب کی [illegible] شرح ہوئی۔

جبکہ آثار کی کل تعداد تقریباً [illegible] ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف محترم کو صحت و توفیق عطا فرمائے کہ وہ

جلد از جلد بقیہ حصے کی شرح بھی مکمل فرمائیں۔

مولانا حمید اللہ جان

اخبار الجامعہ

سالانہ [illegible] کی تعطیلات کے بعد جامعہ کی کارگزاری

[illegible]

طلباء میں علمی اور تحقیقی ذوق پیدا کرنے کے لئے مراجع وماخذ کے وسیع کتب خانہ کی ضرورت محسوس کرتے ہوئے جامعہ نے گذشتہ دو سال "عام الفقہ" اور "عام الحدیث" کے نام سے اپنا کر بحمد اللہ اھل خیر حضرات کی توجہات سے وافر ذخیرہ جمع کر چکا ہے امسال یعنی تعلیمی سال نمبر 8

عام التفسیر

یعنی تفاسیر اور قرآنی علوم سے وابستہ کتب خریدنے کا عزم رکھتے ہیں جس کے لئے سال رواں کے تخمینی بجٹ میں کم از کم

3,00,000

یعنی تین لاکھ روپے کی کتابیں خریدنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ جو حضرات اس میدان میں قربانی کا ارادہ رکھتے ہیں اور صدقہ جاریہ کی بہترین صورت میں قرآنی علوم کی کتابیں خرید کر طلباء کی سرپرستی کرتے ہیں۔

اولین فرصت میں رابطہ کر کے حصہ لیں اور زیادہ سے زیادہ کتابیں خریدنے کی کوشش کریں

ناظم:۔ مکتبہ جامعہ عثمانیہ پشاور ۱۹۴

شعبہ کمپیوٹر کی سرگرمیاں

...عبہ کو پانچ عدد کمپیوٹر کی ضرورت تھی۔ الحمد اللہ گزشتہ ... اللہ تعالی نے یہ ضرورت پوری کر دی ... جہ تخصص ...الاسلامی والافتاء کو باقاعدہ کمپیوٹر ... پڑھایا جاتا ہے۔

...عبہ کی کوشش ہے کہ حکومت کا مقرر کردہ یک سال ڈپلومہ ... شعبہ تخصص کے تعلیمی دورانیہ دو سالوں میں پڑھایا جاسکے۔

... وقت درجہ تخصص کا نصاب مندرجہ ذیل مواد پر مشتمل ہے

...اصول افتاء	(۲) اصول تحقیق	(۳) معاشیات	(۴) سیاسیات
...تقابل ادیان	(۶) میراث	(۷) جدید مسائل کی نشاندہی اور ان کا حل	
...ملکی قانون (منتخب ہے)	(۹) تمرین فتوی	(۱۰) اردو اور عربی میں مضمون نگاری	
...کمپیوٹر اور نیٹ ورک			